مخدوم الملت کی ناسازی طبیعت

۴ ستمبر کو مولویصاحب پر عمل جراحی کیا گیا جو میرے محترم مخدوم ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن شاہ پور نے نہایت کامیابی اور چابکدستی سے کیا۔ ڈاکٹر حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ بھی مدد کے واسطے ساتھ تھے۔ اس روز مولویصاحب کی حالت بہت نازک تھی۔ جو عمل جراحی کیوجہ سے ضروری تھی + کئی دنوں سے مولوی صاحب کچھ کھا بھی نہین سکتے تھے اس لئے ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل ہان محض فضل ہی سے مولویصاحب کو اس مرحلہ سے نجات دی +

حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام گفتگوؤن اور تقریرون کا موضوع آجکل حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب اور ان کی علالت طبع ہی ہے + لحظہ بہ لحظہ آپ کے حالات کی خبر منگواتے ہین۔ اوپریشن کے دن کسی نے یونہی جا کر سنا دیا کہ مولویصاحب کی نبض بہت کمزور ہو گئی اور پیشاب پاخانہ بھی نہین آیا نفخ زیادہ ہو گیا ہے اس خبر کا سننا تہا کہ اعلےٰ حضرت کی حالت قریب بہ غش ہو گئی اس سے دون ہمت مخالف جو ہر عمدہ اور اعلےٰ بات کو مورد اعتراض ٹھیراتا ہے کچھ نتیجہ نکالے مگر سعید الفطرت سمجھتے ہین کہ اس سے آپ کی محبت اور ہمدردی مخلوق اور علے الخصوص اپنے مخلص اور وفادار احباب کے ساتھ کس حد تک پہونچی ہے۔ اور وہ شرط وفا جس کا ذکر خود کریم الملتہ نے اپنی کتاب سیرۃ المسیح مین کیا ہے عام طور پر دیکھی جاتی ہے مین جانتا ہون کہ الحکم کے ناظرین مین سے بہت سے ایسے لوگ ہین جنہون نے سیرۃ کو نہین پڑہا اسلئے ان کے فائدہ کے لئے سیرۃ کا وہ پیرگراف یہان درج کرتا ہون۔

"حضرت کے تعلق کی اپنے خدام سے ایک عجیبات + ایکدن فرمایا کہ جو شخص ایک دفعہ مجھسے عہد دوستی باندہے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ کیسا ہی کیون نہ ہو اور کچھ ہی کیون نہ ہو جائے مین اوس سے قطع نہین نہین کر سکتا ہان اگر وہ خود قطع تعلق کردے تو ہم لاچار ہین ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستون مین سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار مین گرا ہوا ہو اور لوگون کا ہجوم اوس کے گرد ہو تو بلا خوف لومۃ لائم کے اسے اٹھا کر لے آئین گے - فرمایا عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اسکو آسانی سے ضایع کر دینا نہ چاہئے - اور دوستون سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آوے اسے اغماض اور تحمل کے محل مین اتارنا چاہیئے "بھائیون کو اس سیرت سے بڑا بھاری سبق لینا چاہئے بات بات مین بگڑ جانا اور اشتعال کے وقت عامیون اور اجنبیون کا سا ایک دوسرے سے سلوک کرنا اس عہد کے خلاف ہے جو ید اللہ سے باندھا گیا ہے۔ افسوس بہتیرے ایسے ہین جنہون نے ابتک اس راز کو سمجہا نہین کہ قوم کسطرح بنتی ہے ہم سب کا یہ اصول ہونا چاہیئے کہ اگر ایک کتے کی منہ سے بھی وہ پیارا نام نکل جائے جسکو ہم نے آج تمام دنیا و ما فیہا سے گرامی سمجہا ہے تو اوس کا منہ چاٹ لینے مین ذرا پس و پیش نہ کرنا چاہیئے۔ پھر آپس مین تکرار اور رنج کسقدر نامناسب بات ہے - سیٹھ صاحب نے اپنے کسی ضروری کام کے لئے ۱۰ جنوری کو اجازت مانگی اور آپکو بلانے کے لئے مدراس سے تار بھی آیا تہا حضرت نے فرمایا آپ کا اس مبارک مہینہ مین یہان رہنا ازبس ضروری ہے اور فرمایا ہم آپ کے لئے وہ دعا کرنے کو طیار ہین جس سے باذن اللہ پہاڑ بھی ٹل جائے فرمایا مین آجکل احباب کے پاس کم بیٹھتا ہون اور زیادہ حصہ اکیلا رہتا ہون یہ احباب کے حق مین ازبس مفید ہے۔ مین تنہائی مین بڑی فراغت سے دعائین کرتا ہون اور رات کو بہت سا حصہ بھی دعاؤن مین صرف ہوتا ہے +"

اب غور کرو کہ یہ وفاداری اور نباہ کسی ایسے شخص مین جو مفتری علے اللہ ہو ہو سکتا ہے؟ کبھی نہین ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

عمل جراحی کے دوسرے دن حضرت اقدس نے مولویصاحب کو مندرجہ ذیل پیغام بھیجا - فرمایا کہ مینے مولویصاحب کے لئے بہت دعا کی ہے اور یہ مرض بہت خطرناک تھی اللہ تعالےٰ نے انہین شفا دی ہے اور وہ بچ گئے ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص خطرناک اور سخت مرض سے نجات پاتا ہے وہ فرشتون سے مل جاتا ہے۔ اسلئے مولویصاحب سے کہنا کہ وہ میرے لئے بھی دعا کرین کہ میرے جو مقاصد ہین اللہ تعالےٰ مجھے انمین کامیاب کرے " یہہ حضرت اقدس کی تقریر کا مفہوم یا مطلب ہے ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب نے مولوی صاحب کو یہہ پیغام سنایا - سنانا تہا کہ حضرت کی شفقت - اور ہمدردی اور بندہ نوازی پر غور کر کے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے - یہانتک کہ ہچکی بندہ گئی - کئی منٹ کے بعد جاکر طبیعت درست ہوئی -

اور فرمایا - اسکی سچائی کا یہہ کیسا بین ثبوت ہے مین کیا اور میرے لئے اسقدر شفقت اور کرم کیا؟ مین سچ کہتا ہون کہ ہمیشہ اپنے وعظون - تقریرون اور تحریرون کو دیکھکر اپنے اندر ہی اندر سوچا کرتا تہا کہ وہ اخلاص جو اللہ تعالےٰ چاہتا ہے ابھی نہین ہے + لیکن اب اس مرد خدا کی دعاؤن اور توجہ نے مجھے یقین دلادیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور مجھے بہت بڑی امیدین ہین + اس کا ہمارے لئے دعا کرنا تو اسکا عین **فضل** ہے لیکن ہمارا اس کے لئے دعائین کرنا کہ وہ اپنے مقاصد مین **کامیاب** ہو یہ ہمارا **فرض** ہے - مین آپ کی اس شفقت کو جب دیکھتا ہون تو ساری کوفت دور ہو جاتی ہے " اس کے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے حسب معمول پٹی کہولی اور دوسری پٹی لگادی۔

اوپریشن سے ایک دن پہلے جناب سید محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور کو حضرت اقدس نے بذریعہ تار بلایا - وہ دوسرے دن بعد دوپہر آپہونچے - اور پوری ہمدردی اور توجہ کے ساتھ ڈاکٹر میرزا کے ساتھ مصروف علاج ہوئے اور ۵ ستمبر کو واپس چلے گئے + حضرت حکیم الامتہ کی حالت بھی قریب قریب حضرت اقدس کی سی حالت ہو رہی تھی - مولویصاحب کی تکلیف اور کرب کو آپ بھی دیکھ نہین سکتے - باوجود اتنے بڑے قوی الحوصلہ ہونے کے انکی تکلیف کو برداشت نہین کر سکتے - مجھے فرماتے تھے "مولویصاحب کی علالت نے مجھے سب کچھ بھلا دیا ہے میرے دل مین انکے لئے بہت محبت ہے - ایسا آدمی ہم مین دوسرا پیدا نہین ہو سکتا + اللہ تعالےٰ ان کو شفا دے تو مین بعض مضامین کو مکمل کرون گا "

ایک بات ذکر کرنے سے رہی جاتی ہے ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب نے جب اعلےٰ حضرت کی یہ بیقراری دیکھی تو ان کے دل پر بھی اسنے خارق عادت اثر ڈالا وہ بہت متاثر ہوے اور آپ کی صداقت کی ایک زبردست دلیل اسے تسلیم کیا - حقیقت مین جیسا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہون وجدانی طور پر یہہ بڑی بھاری دلیل آپ کی سچائی کی ہے + حضرت اقدس کو یہان تک خیال ہے کہ ہر روز قریبًا بلا ناغہ پٹی کہولنے سے پہلے یا کبھی بعد غیر معمولی طور پر مسجد مین تشریف لاتے اور ڈاکٹر صاحب سے حالات دریافت کرتے ہین پھر ہر نماز سے پہلے پورے حالات پوچھتے اور وقتاً فوقتاً خبرین منگواتے رہتے ہین - اس اپریشن کے بعد حالت کسی قدر اچھی ہوئی تھی کہ یکایک ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء کو بائین طرف اسی زخم کے قریب اماس اور سرخی نظر آئی - اور تشخیص ہوا کہ ابھی ایک اور کاربنکل (سرطان) ہے حضرت اقدس کو اطلاع دیگئی جس سے آپ کا تردد اور بھی بڑھ گیا - فرمایا مین دعا کرون گا دعاؤن مین بڑی تاثیر ہے اور ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیا کہ اسکو بھی کہولدو - چنانچہ ۹ ستمبر کو وہ بھی کہول دیا گیا اور مردہ گوشت نکال کر پھینکا گیا - اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے کچھ ایسا فضل کیا کہ مولوی صاحب کی حالت صحت بہت ہی عمدہ ہے - آج ابھی پٹی نہین کہولی گئی تھی - جو حضرت اقدس حسب معمول تشریف لے آئے - اور ایک رویا بیان کی - جو بڑی ہی مبارک اور مبشر رویا ہے - جسکو مینے اس مضمون کے آخر مین درج کر دیا ہے + فرماتے تھے کہ آجتک جسقدر الہامات اور مبشرات ہوئے تھے انمین نام نہ تہا لیکن آج تو اللہ تعالےٰ نے خود مولوی عبد الکریم صاحب کو دکہا کر صاف طور پر بشارت دی ہے - اس رویا کو سن کر جب ڈاکٹر صاحب پٹی کہولنے گئے ہین تو خدا کی عجب قدرت کا مشاہدہ کرتے ہین اور وہ یہ کہ سارے زخم پر انگور آگیا ہے والحمد للہ علی ذالک + غرض اسوقت تک زخم کی حالت اچھی ہے اور مولوی صاحب رو بہ صحت ہین - ضعف اور نقاہت ہے اسکی وجہ یہ بھی ہے کہ کئی دن سے کہایا کچھ نہین + تھوڑی سی یخنی یا دودھ پیتے ہین -

بہرحال رب کریم کے حضور سے بہت بڑی امیدین ہین کہ وہ اپنے بندے کو ضایع نہ کرے گا -

جماعت کا فرض ہے کہ وہ مولویصاحب کے لئے خاص طور پر دعائین کرے -

مین اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے ایک بات اور لکہنا چاہتا ہون جو امید کی جاتی ہے بڑی مفید اور مولویصاحب کی سیرت کا ایک جزو ہے - ایک دن حسب معمول ہم لوگ پٹی کہولنے اور دوسری پٹی لگانے کے واسطے گئے تھے - مولویصاحب کی حالت نسبتًا اچھی تھی + وہ بیٹھے ہوئے تھے پٹی لگ چکی تھی - خود ہم لوگون مین ایک معمولی ذکر کسی شخص کے متعلق ہو گیا - آپ سخت برافروختہ ہوئے - باوجودیکہ ہم سب سے آپ کو بڑی محبت اور **خاص تعلق** ہے لیکن اظہار حق اور نصیحت سے کبھی نہ رکنے والی طبیعت خدا نے آپ کو دی ہے - **فرمایا** دیکھو مین کبھی پسند نہین کرتا کہ تم لوگ کسی کا ذکر کرو - یہ گناہ مین داخل ہے - مین نے اب سمجھا ہے کہ جوانی مین ہی ہر ایک قسم کی **عبادت** ہو سکتی ہے - اور اسکا لطف آتا ہے - مین اب بیٹھ کر اشارون سے نماز پڑہتا ہون -

یہہ دن ہنسی کے نہین - پھر فرمایا اہ! ساری عمر مین **دو دن** کی نمازین ضایع ہوئی ہین -

(یہہ وہ دو دن تھے جن میں اپریشن کیا گیا تھا اور ۵ ستمبر ۱۹۰۵ء) "خدا رحم کرے"

بات نے ایک خاص اثر ہم سب پر کیا - خدا کرے کہ وہ اثر دیرپا اور مفید نتائج پیدا کرنے والا ہو آمین

ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے معمولی چیرا دینے سے دوسرے دن بعد فرمانے لگے کہ میں خدا تعالےٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں پر ایمان لایا ہوں - کہ کس طرح پراسنے مجھے اس بیماری میں مبتلا کرنے سے پہلے دو مختلف سمتوں سے دو ڈاکٹر بھیجدئے - یہہ اسکی سامان سازی ہے اور اصل میں تو اسوقت سے حیران تھا کہ جب ایک عرصہ ہوا مینے خواب میں دیکھا تھا کہ ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب مجھسے عربی پڑہنے آئے ہیں اور مینے کہا کہ انکے ساڑھے بیس روپیہ تنخواہ منظور ہے اور کسی کی کئی سو بھی منظور نہیں ہے - اب معلوم ہؤا کہ اس خواب کا تعلق اس وقت سے تھا" غرض جب مولوی صاحب کے پاس جاؤ - تو رضا بالقضاء اور خدا تعالیٰ کے احسان و کرم اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کے تذکرہ کے سوا اور کوئی بات نہیں ہے معمولی بات پر ایک دو لفظ بیماری کے متعلق کہدیتے پھر اگر کوئی بات ہے تو اسکا مضمون وہی ہے جو مینے اوپر بیان کیا ہے - میں سر دست ان عام واقعات اور حالات کو جو مجھے مل سکتے ہیں بلا لحاظ ترتیب جمع کئے دیتا ہوں - اگر خدا تعالےٰ نے مجھے توفیق دی یا کسی اور کو موقع ملا تو ان واقعات سے مفید سبق پیش کر سکے گا - اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ الحکم کے ناظرین مولویصاحب موصوف کا اپنا کوئی آرٹیکل اس علالت پر پڑہیں - خدا کرے ایسا ہی ہو - آمین -

تازہ الہامات و مکاشفات

۲ ستمبر ۱۹۰۵ء - سینتالیس سال کی عمر - اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن - (اس سے دوسرے دن ۳ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کا خط آیا - جس نے اپنی بدکاریوں اور غفلتوں پر نہایت افسوس کی تحریر کرکے لکہا - اب میری عمر سینتالیس سال کی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون - فرمایا - کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو خط باہر سے آنے والا ہوتا ہے - اس کے مضمون سے پہلے ہی سے اطلاع دی جاتی ہے -

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء - ماکان لنفس ان تموت الّا باذن اللہ -

۱ - ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء ایک کاغذ دکہایا گیا جیسا کہ منی آرڈر کا فارم ہوتا ہے - اور سامنے اس کے پاس عـہ پندرہ رکھے ہوئے ہیں (اس کشف کے تہوڑی دیر بعد پندرہ کا ایک منی آرڈر آیا)

۲ - ایک کاغذ دکہائی دیا - اس پر لکہا ہوا تہا -

آتش نشان

۳ - پھر ایک کاغذ دکہائی دیا - اس پر لکہا تہا -

مصالح العرب - مسیر العرب

۴ - پھر ایک کاغذ دکہائی دیا - اس پر لکہا تہا -

بامراد

پھر ایک کاغذ دکہائی دیا - اس پہ لکہا تہا -

رد بلا

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء - قبل ظہر - واما بنعمة ربک فحدث -

۸ ستمبر ۱۹۰۵ء - اذا جاء افواج وسمع من السماء -

کفن میں لپیٹا ہوا

فرمایا - معلوم نہیں یہ الہامات کس کے متعلق ہیں -

---

۷ ستمبر ۱۹۰۵ء مذکورہ بالا الہامات سنا کر فرمایا کہ بعض دفعہ وحی اس طرح پر نازل ہوتی ہے - کہ کوئی کاغذ یا پتھر وغیرہ دکہایا جاتا ہے - جس پر کچھہ لکہا ہوا ہوتا ہے -

فرمایا اللہ تعالےٰ کے نشان اس طرح کے ہوتے ہیں - کہ ان میں قدرت اور غیب ملا ہوا ہے اور انسان کی طاقت نہیں ہوتی - کہ ان کو ظاہر کر سکے -

فرمایا - مولویصاحب کی زیادہ علالت کے وقت میں بہت دعا کرتا تہا - اور بعض نقشے میرے آگے ایسے آئے جن سے نا امیدی ظاہر ہوتی تہی - اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ موت کا وقت ہے - اور ظاہر طب کی رُو سے بھی معاملہ خوفناک تہا - کیونکہ ذیابیطس والے کو سرطان ہو جائے تو پھر بچنا مشکل ہوتا ہے اس دعا میں میں نے بہت تکلیف اُٹہائی یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے بشارت نازل کی - اور عبداللہ سنوری والا خواب میں نے دیکہا - جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تشفی ہوئی - جو گذشتہ اخبار میں چھپ چکا ہے

اُمّت بمنزلہ عورت اس دعا میں مینے ایک شفاعت کی تہی جیسا کہ خواب کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے - کہ یہ شخص میرا دوست ہے - خدا کی قدرت اور اس کا عالم الغیب ہونا ظاہر ہوتا تہا - کہ مولوی صاحب بچ گئے - خدا کی کتب میں نبی کے ماتحت اُمّت کو عورت کہا جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ایک جگہ نیک بندوں کی تشبیہ فرعون کی عورت سے دی گئی ہے - اور دوسری جگہ عمران کی بیوی سے مشابہت دی گئی ہے - انجیل میں بھی مسیح کو دولہا اور اُمّت کو دُلہن قرار دیا ہے -

اسکی وجہ یہ ہے - کہ اُمّت کے واسطے نبی کی ایسی ہی اطاعت لازم ہے - جیسی کہ عورت کو مرد کی اطاعت کا حکم ہے اسی واسطے ہماری رویاء میں عبداللہ نے کہا -

تعبیر رویا کہ میری بیوی بیمار ہے - عبداللہ نبی کا نام ہے قرآن شریف میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام عبداللہ آیا ہے - مٹھن سے مراد وہ لذت اور راحت صحت کی ہے - جو بیماری کی تلخی کے بعد نصیب ہوتی ہے - مقبول سے مراد ہے کہ دعا قبول ہو گئی - یہ سب گہرے استعارات ہیں اور تمثلات ہیں جبتک آسمان پر نہ ہو - زمین پر کچھہ ہو نہیں سکتا مولویصاحب کا اس بیماری سے صحت پانا ایک بڑا معجزہ ہے -

مطالعہ کتب سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں - کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جسکو علم نہیں ہوتا - مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے -

مولوی محمد حسین بٹالوی کا ذکر تہا - ایک دوست نے عرض کی کہ کہیں مرنے کے وقت توبہ کر لیگا - فرمایا اللہ تعالےٰ ہر شئے پر غالب ہے - ایک وہ زمانہ تہا کہ ہماری جوتیاں جہاڑ کر آگے رکہتا تہا - ہمکو وضو کرانا ایک بڑا ثواب جانتا تہا - براہین کا ریویو اس نے خود بخود لکہا - ہماری درخواست نہ تہی - تعجب نہیں کہ وہ کسی وقت پہلی حالت پر پھر لوٹ آئے - جیسا کہ ہم رویا میں دیکھہ چکے ہیں بعض خوابیں مدت کے بعد پوری ہوتی ہیں یہ رویا چھپ چکا ہے جسمیں میں نے دیکہا تہا کہ وہ ایک چھوٹا لڑکا ہے ننگا - رنگ سیاہ اور بدشکل ہے - مینے اوسکو اشارہ سے بلایا تب وہ آیا اور میرے گلے لگا اور پورے قد کا ہو گیا اور اس پہ لباس بھی ہے اور رنگ سفید ہے تب مینے کہا کہ آپ کا ہمارا اس قدر مقابلہ رہا - ممکن ہے - کہ قلم سے یا زبان سے کوئی سخت لفظ نکل گیا ہو تم بخش دو - اس نے کہا اچہا مینے بخشا تب مین نے کہا کہ تم نے جو ایذا ہم کو دی تہی - وہ بھی ہم نے بخش دی تب ہم نے اوسکی دعوت کی - جسکو اوس نے کچھہ تردد کے بعد قبول کیا - اور ایک شخص جان کندن میں ہے تب مینے کہا کہ یہ مقدر تہا کہ جس دن یہ شخص مرے اسدن تم توبہ کرو -

ہجرت آجکے الہام مسیر العرب کا ذکر تہا فرمایا - اسکو یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ عرب میں چلنا - شاید مقدر ہو کہ ہم عرب میں جائیں - مدت ہوئی کہ کوئی ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ سال کا عرصہ گذرا ہے ایک دفعہ مینے خواب میں دیکہا تہا کہ ایک شخص میرا نام لکہہ رہا ہے تو آدہا نام اوس نے عربی میں لکہا ہے اور آدہا انگریزی میں لکہا ہے - انبیاء کے ساتھہ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رؤیا نبی کی اپنی زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ پورے ہوتے ہیں - مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تہیں - تو وہ ممالک حضرت عمر

حمد و سپاس حق

شکرِ خدا کہ ہم نے - پایا ہے وہ زمانا
جس میں کہ تہا مقدر - عیسےٰ مثیل آنا
آیا مثیل عیسےٰ - حضرت غلام احمد
تبلیغ حق سنانے - لیکن نہ تمنے مانا
تمنے سنایا اوسکو - عیسےٰ ہے آسمان پر
آوے گا نا وہ مارے - دجال جو ہے کانا
قتل دجال کر کے - جاوے گا سوئے مسجد
مہدئی کے پیچھے صف میں - کرنے ادا دوگانا
اُس نے کہا کہ عیسےٰ - کشمیر میں ہے مدفون
جہوٹی ہے سب کہانی - عیسےٰ مسیح کا آنا
فرقان کی کونسی آیت - اور کس حدیث میں تہے
عیسےٰ ناصری کا - زندہ فلک پہ جانا
جتنے بڑے تھے عالم - سب نے کہا مرا ہے
کس نے لکہا ہے زندہ - ہمکو ذرا بتانا
آویگا جو زمین پر - ہو گا مثیل عیسےٰ
مہدئی اسیکو سمجہو - دہوکا کہیں نہ کہانا
دونو جدا نہیں ہیں - وہ ایک ہی بشر ہے
جو قادیان میں آیا - لیکن نہ تمنے جانا
ارض و سما برابر - تصدیق کر چکے ہیں
تکذیب تم نہ کرنا - مت گالیاں سنانا
مہمان ہوا ہمارا - یہہ مصطفےٰ کا خادم
خدمت سے پیش آو - ہرگز نہ جی چرانا
ہاں قادیان میں جاکر - کر لو نیاز حاصل
تکذیب کرنا چہوڑو - چہوڑو یہ دل دکہانا
مانو یہی مسیح ہے - آنا تہا جس نے آیا
اسوقت کو عزیزو - اچہا نہیں گنوانا
کیا تم جواب دو گے - پوچھیگا جبکہ خالق
آیا تھا تم میں عیسےٰ - مانا تھا یا نہ مانا
خاموش ہو رہو گے - الزام سر پہ لیکر
سننا نہیں ہے اُس نے - تمسے کوئی بہانا
اب وقت ہے عزیزو - محزون کی بات مانو
ہرگز نہیں ہے ہرگز - اِس عمر کا ٹہکانا

(رقیمہ نیاز محمد یوسف احمدی محزون از مردان ضلع پیشاور

کیا ضروری نہیں ہے

(۱) خریداران الحکم کی خدمت میں گذارش ہے - کہ بوقت خط و کتابت اپنی خریداری کا نمبر جو کہ انکی چٹہوں پر نام کے ساتھہ ہی چھپا ہؤا ہے - ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف -

(ایڈیٹر)

حضرت اقدس کی پرانی تحریرین جو پہلے نہین چھپین

(خاص الحکم کے کالمون مین شائع ہونے والے مضامین)

مراتب توحید

مراتب توحید کے باعتبار ترقیات معرفت نفس کے تین ہین

پہلا مرتبہ توحید کا یہہ ہے جو خدا کو شرک جلی سے جو بدیہی البطلان ہے منزہ اور پاک سمجھے اور وہ ظلم صریح اور کذب فاش جو بہ نسبت ذات باری کے مشرک لوگ اختیار کرتے ہین اس سے توبہ کرے یہہ وہ مرتبہ معرفت نفس کا ہے جو معلومات بدیہیہ مین سے ہے کہ جسمین کسی نوع کی نظر اور فکر کی حاجت نہین اور یہہ توحید اسلئے بدیہی ہے جو مشارکت ممکن الملک الذات کے ذات واجب باری سے متصف نہین پائیگا بلکہ خلاف مراد باتون کے تحت مین مقہور اور مغلوب دیکھیگا اور یہ امر ایسا ظاہر ہے کہ باوجود اسکی مقہور چیزون کو ایک ذات قاہر کے ساتھہ برابر کرنا سخت حماقت اور اشد سفاہت ہے پس یہ وہ توحید ہے جو ملاحظہ صفت قاہریت باری تعالےٰ سے جو اجلی بدیہات ہے پیدا ہوتی ہے اسلئے یہہ توحید کسی نظر اور فکر پر موقوف نہین بلکہ بدیہی توحید ہے اور اسی وجہ سے اس توحید کے لئے ہر ایک شخص سے مواخذہ ہے خواہ وہ ادنے سے ادنے عقل رکھتا ہو اور اسی بات سے ترک کرنا اس توحید کا قابل بخشش نہین۔

اور اثر اس توحید کا خوف اور توبہ اور التزام حق اور ترک ناحق ہے کیونکہ مشاہدہ صفت قاہریت باری تعالےٰ سے خوف پیدا ہوتا ہے اور خوف کے غلبہ سے انسان ایک قسم کا ظلم چھوڑتا ہے اور حق اختیار کرتا ہے اسی جہت سے توریت مین جو اس توحید کے قایم کرنے کی تاکید کرتی ہے التزام حق اور ترک ناحق کی تاکید ہے اور اسی کے مناسب حال ہے جو توریت مین دانت کے عوض دانت اور آنکھہ کے عوض آنکھہ فرمایا گیا تا انسان التزام حق کی ورزش پیدا کرے اور کثرت التزام سے حق پر قایم ہونے کا ملکہ حاصل ہو۔

غرض شرک جلی وہ ہے جو اُن چیزون کو خدا کا شریک ٹھیرانا کہ جنکو بہ بداہت نظر خدا کے کامون سے کچھہ واسطہ اور تعلق نہین بلکہ مقہور اور مجبور ہین مثلاً کوئی شخص خیال کرتا ہے کہ فلان دیوتی نے مجھکو بیٹا دیا ہے حالانکہ کسی دلیل سے ثابت نہین کہ اولاد بخشنے کا اس ہستی کو اختیار ہے۔ بلکہ اوس کا مقہور ہونا ثابت ہے۔

دوسری توحید یہ ہے جو خدا تعالیٰ کو شرک خفی سے کہ جسکی دریافت کرنا نظر اور فکر پر موقوف ہے منزہ اور پاک سمجھے اور وہ توحید یہہ ہے جو اسشئے شرک سے توبہ کرنا جو بظاہر نظر وہ شرک صحیح اور درست معلوم ہوتا ہے اور اون چیزون کا اُن کامون سے تعلق پایا جاتا ہے۔ جیسے واقعتاً دیکھا جاتا ہے جو آگ جلاتی ہے اور پانی سردی پہونچاتا ہے اور سورج سے روشنی پہونچتی ہے اور کوئی دیتا ہے اور کوئی چھینتا ہے لیکن دقیق نظر کرنے سے ثابت ہوتا ہے جو موثر حقیقی ایک ہی ہے اور سب عطا اور منع اور عزت اور ذلت اور راحت اور زحمت اُسی ایک کی طرف سے ہے اور یہ توحید ملاحظہ تصرف باری تعالےٰ سے پیدا ہوتی ہے یعنے جب انسان بغور تمام تصرفات الٰہیہ کو دنیا پر دیکھتا ہے اور اُسے تجارب کثیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کیونکر خدا تعالےٰ عقلمندی کی تدبیرون کو توڑ کر اپنی تقدیر ظاہر کرتا ہے تو اوسکو خدا کی تقدیر کے آگے تمام اسباب منقطع نظر آتے ہین یہہ مرتبہ اگرچہ نظر اور فکر سے سمجھہ مین آسکتا ہے لیکن کمال بصیرت اس مین جو حق الیقین کا مرتبہ ہے بجز تنبیہات خاص باری تعالےٰ کے حاصل نہین ہوتی اور اس کامل بصیرت کے لئے انسان خدا کی تنبیہ کا محتاج ہے۔ جو اُسکو اس معرفت کامل پر تنبیہ کرے اور خدا نے بطور نمونہ کے اس تنبیہ کو اپنے کلام معجز نظام مین بیان فرما دیا ہے تا جو شخص اپنا ذاتی تجربہ نہ رکھتا ہو تو وہ اُس یقینی واقعہ کو سنکر یہہ درجہ معرفت کامل کا حاصل کرے۔ اور اس تنبیہ سے سارا قرآن شریف بھرا ہوا ہے کہ کیونکر معاندین اور مخالفین دین نے بالاتفاق یہہ ارادہ کیا جو نور اسلام کو بجھا دین مگر خدا نے پہلے ہی سے بتلا دیا جو اُس نور کو وہ نہین بجھا سکینگے۔

یریدون ان یطفوا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ اور ایسا ہی فرمایا سنریھم ایاتنا فی الآفاق وفی انفسھم اور ایسا ہی فرمایا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ پس ان آیات مین خدا نے ثابت کرکے دکھلا دیا ہے جو خدا کے ارادہ کے مقابلہ پر کوئی تدبیر پیش نہین جاتی اور وہی عزت دیتا ہے اور وہی ذلت جیسا فرماتا ہے

قل اللّٰھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر۔

پس خدا نے کمال یقین کے دلانے کے لئے یہہ نمونہ قایم کیا پس یہ نمونہ تصرفات الٰہیہ پر ایسا یقین پیدا کراتا ہے جو مجرد عقل سے وہ یقین حاصل نہین ہوسکتا۔

اب حاصل کلام یہ ہے کہ یہ درجہ توحید کا ملاحظہ تصرفات باری تعالےٰ سے پیدا ہوتا ہے اور اثر اس توحید کا توکل اور امید اور صبر اور خدمت اور تقویٰ اور طہارت اور کرم اور عفو اور رحم ہے۔

تیسرا مرتبہ توحید کا یہ ہے کہ جسکے سمجھنے کے لئے مجرد نظر اور فکر کافی نہین اور نظر اور فکر بطور ظن غالب کے تو اوس تک پہونچا سکتی ہے لیکن مجرد نظر سے کوئی درجہ یقین کا اُس مین حاصل نہین ہوتا بلکہ کم سے کم اس کا علم الیقین بھی تبھی حاصل ہوتا ہے کہ جب ساتھہ اوس کے کسی قدر تزکیہ نفس کا ہو اور مرتبہ حق الیقین کا اُسمین تب حاصل ہوتا ہے کہ جب کامل طور پر تزکیہ نفس کا ہو کہ جسمین کامل طور پر محبت الٰہیہ لازم ہے۔

یہہ وہ مرتبہ توحید کا ہے کہ جسمین انسان شہود ہستی حقیقی باری تعالےٰ سے اپنی ہستی اور دوسری تمام مخلوقات کی ہستی کو کالعدم اور لاشئے اور نابود سمجھے اور احدیت ذات باری تعالےٰ کا ایسا اُسپر غالب آجائے کہ اُسکی آنکھہ دوسری چیزون کے دیکھنے سے بالکل خیرہ اور اندھی ہو جائے اور اپنے وجود سے ایسا کھو یا جائے کہ کچھہ بھی اوس کا نام و نشان نہ رہے یہہ مرتبہ بذریعہ محبت کامل کے ملتا ہے اور بذریعہ محبت کامل کے ہی کامل طور پر سمجھہ آتا ہے۔ اسی مرتبہ کے حصول پر سعادت عظمیٰ انسان کی موقوف ہے۔ مگر اب یہ سوال ہے کہ یہ مرتبہ کیونکر حاصل ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مرتبہ تکمیل قوت نظریہ اور تکمیل قوت عملیہ سے حاصل ہوتا ہے تکمیل قوت نظریہ کی ضرورت اسلئے ہے کہ اس مرتبہ کے حصول کے لئے جہانتک ممکن ہو اسبات پر یقین کامل حاصل ہونا ضروری ہے کہ خداوند تعالےٰ جو صانع عالم ہے موجود ہے اور وہ مبدء ہے تمام فیضون کا اور جامع ہے تمام خوبیون کا اور مرجع اور محتاج الیہ ہے تمام مخلوقات کا اور اوس کا ہر یک نفس پر احسان ثابت ہے اور اوس کی ہر یک شے پر رحمت محیط ہے اور اُسکی ہر یک چیز پر قدرت نافذ ہے اور وہ بے مثل ہے اپنی ذات مین اور بے نظیر ہے اپنی خوبیون مین اور لاثانی ہے اپنے احسانات مین اُسکے ارادہ اور خواہش کا کوئی مانع نہین اور اوس کے تصرفات کا کوئی مزاحم نہین اور اُسکے ملک مین کوئی شریک نہین ہر ایک چیز اُس کے ہاتھہ مین مقہور اور مغلوب ہے اور ہر یک وجود اُسکی صنعت اور ہر یک بقا اوس کے سہارے اور آسرے سے ہے اس مین کسی نوع کا نقصان نہین اُسمین کوئی بھی عیب نہین اسمین کسی طرح سے کمزوری نہین اور وہ کسی چیز سے غافل اور بے خبر نہین۔ اخلاق فاضلہ مین کوئی اُسپر سبقت نہین لے جاسکتا اُسکے رحم کی طرح کسی کا رحم نہین اوس کے احسان کی طرح کسی کا احسان نہین اُسکی پردہ پوشی اور ستاری اُسکی مغفرت اور غفاری بے مثل ہے اوس کے فضلون کا کوئی حد اور کنارہ نہین اُسکی نعمتون کا کوئی شمار نہین اور اوس کی مانند کوئی وفادار نہین ایک ہی نہین ہر ایک خوبی جو سوچو اُس مین موجود ہے اور ہر یک عمدہ خلق جو خیال کرو وہ اُسی مین ہے اوس کو کس سے مثال دین وہ تو اپنی تمام خوبیون مین بے نظیر ہے وہی محبوب ہے اگر کوئی سوچے وہی خوب ہے اگر کوئی خیال کرے اُسکے حسن کی تجلیات دلون کو کھینچ لیتی ہین اُسکی نگہ کے لطیف جذبات روحون کو مست کر دیتے ہین۔ اے انسان جس لذت کو تو چاہتا ہے وہ خدا مین ہی ہے اور جس خوشی کا تو طلبگار ہے وہ اُسی مین ہے تیری ساری نیکنامی تیری تمام عزت اُسی کے پیوند مین ہے وہی حاکم ہے جسکے ہاتھہ مین تیری جمیع مہمات مین وہی معالج ہے جسکے پاس تیری تمام دردون کا علاج ہے وہی دانا مدبر ہے جسکو تیری بگڑے ہوئے کامون کی تدبیر یاد ہے اُسی کو تیری بہتری کے طریق معلوم ہین اور وہی اخلاص سے تیری بہتری کا خواہان ہے۔ اے مغرور جب تو عاجز ہو جائے گا تو بغیر اوس کے تجھہ پر کون رحم کریگا اور جب تو دردمند ہو کر گر پڑے گا بجز اوس کے کون تیرے دردون کا معالج ہوگا اور جب تو ناکارہ ہو کر بستر پر پڑیگا تو بجز اوس کے کون تجھے پوچھے گا۔ بجز اوس کے کون وفادار ہے جو ہر حال تیری بیمارون کو اٹھا رہے گا۔ اے نادان وفاداری کس سے ڈھونڈھتا ہے کیا انسان سے جو سخت خود مطلب ہے اور محبوب کسکو بناتا ہے جس مین ہزار کثافت موجود ہے۔

جو شخص اس جہان مین اندھا رہا ہے وہ دوسرے جہان مین بھی اندھا ہوگا خدا سے الگ رہنا بڑا بھاری وبال ہے اُس سے منہ پھیرنا بڑی بدنصیبی ہے۔ اُسکی الوہیت کا یہی تقاضا ہے جو ہر یک بندہ اُسکے سامنے تذلل کرے موت اور فوت اور ہر یک طرح کی عجز اور درماندگی جو خدا نے بندہ کو لگا دی ہے یہہ صریح اس بات پر دلیل ہے جو خدا نے کسیکو اپنے ساتھہ برابر کرنا نہین چاہا اور ہر یک چیز کا تذلل دیکھنا چاہا ہے پس سعادت انسان کی اسی مین ہے کہ جو اُس نے چاہا ہے وہ حال آپ قبول کرے اور موتوا قبل ان تموتوا کا جامہ پہن لے اور اگر ایسا نکرے گا تو اس جہان مین بھی اُس جہان مین بھی ذلت دیکھے گا اور حضرت قدیم کی اُسکی کچھہ پروا نہین کہ جب یہ تمام امور علیٰ وجہ البصیرت معلوم ہونگے تو موجب توجہ الی اللہ ہونگے اور محبت الٰہیہ کی تحریک کرینگے +

مسلمانان جاوا کی آیندہ حالت

مصر کے ایک نامی صحیفہ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کسی فرنگستانی اخبار میں مندرجہ بالا عنوان پر میری نظر سے ایک مضمون گذرا تھا اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کے متعلق جس قدر حالات سے میں واقف ہو چکا ہوں انہیں ہدیہ ناظرین کرون۔

اسوقت جزائر جاوا ہالینڈ کے ماتحت ہیں جزیرۂ جاوا میں عرب ۱۸۲۳ء میں گئے۔ اور اسپر قابض ہو گئے۔ بلکہ اوس کے قرب و جوار کے اور بہت سے شہرون پر اونہون نے اپنا تصرف جما لیا۔ ابتدائی حکومت ہی سے وہ مین اسلام پھیلتا گیا۔ اور جاوا کا اکثر حصہ مشرف با سلام ہو گیا اس کے بعد بارہوین صدی ہجری مین سوماٹرا بورنیو اور سیلبیز تک اسلام پھیل گیا لیکن بلحاظ سلطنت یہان کی کیفیت یہ ہے کہ یہان کوئی مستقل بادشاہ نہین سمجھا جاتا۔ بلکہ ہر ایک شہر کی سلطنت الگ تھی چنانچہ یہان کے مشہور شہر پالمبنگ – بنجر – کبو – بلیسان – بو قر – شاعنور – بامذخ – غاروت – جوکجا – سوراکرتہ – سرابایا – سمارانغ – ماکلونغن – اور تنغل وغیرہ کی یہی کیفیت تھی۔ اور اب یہ تمام شہر ہالینڈ کے ماتحت ہین لیکن ڈچ حکومت ان پر نہایت سختی کرتی ہے اسلئے وہ گورنمنٹ سے نہایت خائف رہتے ہین۔

اسپر زیادہ تر افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانان جاوہ امور دینیہ سے محض جاہل اور ناواقف ہین انمین ایسا کوئی بھی شخص نہین ہے جو انہین مذہبی امور کی تعلیم دے سکے۔ بارہوین صدی ہجری مین بھی اس جزیرہ مین بہت سے عرب آئے۔ لیکن وہ سب تجارتی کاروبار مین مصروف رہتے ہین امور دینیہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اُن کے اخلاق و عادات اور افعال بھی جاویون جیسے ہی ہین۔

ہالینڈ نے جاویون کی تعلیم کا اچھا انتظام کر رکھا ہے اور جابجا اون کے لئے مدارس کھول رکھے ہین۔ مگر وہان کے عرب اس سے مستثنے و محروم ہین۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ عرب ان کی اس تعلیم سے ناخوش ہین۔ اسلئے کہ ان کے مدارس مین مسیحی مذہب کی تعلیم دیجاتی ہے اور ابتدائً ان مسائل کی تعلیم ہوتی ہے۔ جو مذہب اسلام کے برخلاف ہین۔ قطع نظر اسکے تعلیم قرآن اور عربی خط و کتابت سیکھنے کی اُن کو ممانعت کر دی گئی ہے۔ اسلیئے وہ عربی زبان نہین لکھہ پڑھ سکتے حکومت نے اُن کو جاویون سے خلط ملط رہنے کی بھی ممانعت کر دی ہے اور ان پر یہانتک تعصب روا رکھا ہے کہ اگر کوئی حاکم انہین قرآن کریم یا کوئی اور مذہبی کتاب پڑھتے ہوئے دیکھہ لے تو اُن کو سخت سزا دیجاتی ہے۔ میلاد شریف پڑھنے کی بھی سخت ممانعت ہے۔ جاوہ کے مسلمانو پر چونکہ جہالت غالب ہے اسلئے اُن کی طبیعت جاویون سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اُن مین کچھہ علماء بھی ہین وہ حتی الامکان اُن کی اصلاح کی بہت کوشش کرتے رہتے ہین گو حکومت کی سیاست کے لحاظ سے اُن کی جانب سے جو کچھہ بھی سعی ہوتی رہتی ہے وہ نہایت خطرناک ہوتی ہے۔ اسلیئے کہ حکومت کو اُنکے علماء سے خصوصیت کے ساتھ تعصب ہے۔ چنانچہ وہ اون کے علماء کو اکثر قید کرتی رہتی ہے۔ بلاد جاوہ مین ہم اسقسم کے امور کا خود مشاہدہ کرتے رہتے ہین۔

ناظرین! مسلمانان جاوہ کی اس حالت سے اُن کی آیندہ حالت کا خود اندازہ کر سکتے ہین اور کہہ سکتے ہین کہ مسلمانان جاوہ کا انجام کیا ہونا ہے۔

اسکے قریب ایک جزیرہ اور واقع ہے جو سوماٹرا کے نام سے مشہور ہے۔ سلطنت عباسیہ کے اخیر زمانہ مین جو ہالنشاہ نامی شخص بہ ہزار سپاہ سے اسپر متصرف ہوا تھا جب سے اب تک اس جزیرہ پر مسلمانون کا قبضہ ہے۔ یہ لوگ جاویون کا برابر مقابلہ کرتے رہتے ہین اور اب قریب ۵ سال سے جاویون سے جنگ کر رہے ہین اور یہ جنگ صرف جاویون کیطرف سے ہے۔ اور اس لئے ہے کہ سوماٹرا مین ایک سونے کی کان ہے۔ جاوی چاہتے ہین کہ اُن سے کسیطرح یہ کان چھین لین۔ مگر اب تک وہ اپنے مقصد مین کامیاب نہین ہو سکے۔ تمام بلاد سوماٹرا اسوقت تک اسلامی حکومت ہی کے تابع ہین۔ مگر ہالینڈ ہمیشہ کوشش کرتا رہتا ہے کہ سوماٹرا اسکے قبضہ مین آجائے اور گو اُسے اب تک کامیابی حاصل نہین ہوئی ہے۔ تاہم اُسے سوماٹرا کے بعض بعض سواحل پر تسلط کر لیا ہے اسکے قریب کے برنیو خلا۔ فونتیانک وغیرہ اور دیگر جزیرون کا بھی یہی حال ہے کہ وہ بھی مسلمانون کے قبضہ مین ہین۔ ان جزیرون مین الماس اور دیگر قیمتی پتھرون کی کانین بھی پائی جاتی ہین۔ اور سوماٹرا مین سونے کے علاوہ کوئلہ کی بھی کانین ہین۔

تقسیم بنگال کے متعلق گورنمنٹ کا اعلان

ذیل کا اعلان (جسکے متعلق صاحب وزیر ہند باجلاس کونسل نے حضور ملک معظم کی منظوری کا حوالہ دیا ہے) شائع کیا جاتا ہے۔

جدید صوبۂ مشرقی بنگال و آسام

گورنر جنرل بہادر اُن اضلاع کو جو فی الحال چیف کمشنر آسام کے زیر انتظام ہین انڈین کونسلز ایکٹ ۱۸۶۱ء (۴۴ و ۴۵ و کٹوریا سی ۶۷) کے بموجب ایسا صوبہ بنانا چاہتے ہین جسپر احاطۂ فورٹ سینٹ جارج و بمبئی کی امن و فلاح کے لئے وضع قوانین و ضوابط کے متعلق اُس قانون کی دفعات منطبق ہو سکینگی۔ ہز ایکسیلینسی یہ بھی ہدایت کرتے ہین کہ صوبۂ مشرقی بنگال و آسام کے نام سے معروف ہوگا اور پکارا جائیگا اور آنریبل مسٹر جاسف بامپفلڈ فلر سی ایس آئی - سی آئی ای - آئی سی ایس حال چیف کمشنر آسام اُس صوبہ کے پہلے لفٹننٹ گورنر مع اُن اختیارات کے ہونگے جو اس عہدہ سے متعلق ہین۔ گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اکتوبر ۱۹۰۵ء کی سولہوین تاریخ کو وہ دن مقرر کرتے ہین جبکہ قانون مذکورہ نفاذ پذیر ہوگا۔ اور پندرہوین تاریخ اسکے لئے مقرر کرتے ہین۔ کہ صاحب لفٹننٹ گورنر قوانین و ضوابط مرتب کرنے مین اپنی مدد کے واسطے ممبر نامزد کر لین گورنر جنرل بہادر مزید اعلان کرنا چاہتے ہین کہ صوبۂ مذکور کے بجانے پر اضلاع ڈہاکہ۔ میمن سنگہ۔ فرید پور باقر گنج۔ ٹپرا۔ نواکھلی۔ چاٹگام۔ کوہستانی اضلاع چاٹگام۔ راجشاہی۔ دیناج پور۔ جلپگوری رنگپور۔ بوگرا۔ پبنا۔ اور مالدہ جو اب بنگال ڈویزن احاطۂ قلعہ ولیم کا جزو ہین۔ آیندہ سے اوس ڈویزن کے ماتحت یا اُس کی حدود مین شامل نہین رہینگے۔ اور صوبۂ مشرقی بنگال و آسام کی لفٹننٹ گورنری مین شامل ہو جائینگے۔

دوسرا اعلان حسب ذیل ہے:-

ان اختیارات کے بموجب جو اُن کو گورنمنٹ ہند کے ایکٹ ۱۸۶۵ء کی دفعہ ۴ کی رو سے حاصل ہین۔ گورنر جنرل بہادر اعلان کرنا چاہتے ہین کہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے ضلع سنبھلپور (سوائے زمینداری چندر پور پدم پور اور پھلجھر کے) جو اب ممالک متوسط کا جزو ہے آیندہ سے بنگال ڈویزن احاطۂ قلعہ ولیم مین شامل ہوگا۔

(اختیارات ہائی کورٹ)

ذیل کا اعلان بصیغۂ ہوم شائع کیا جاتا ہے بموجب اختیارات عطا کردہ انڈین ہائی کورٹ ایکٹ ۱۸۶۵ء دفعہ ۴ - گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر قلعۂ ولیم بنگال کو اختیار دیتے ہین کہ ۱۶ - اکتوبر ۱۹۰۵ء سے حضور ملک معظم کی سلطنت ہند کے اُس حصہ مین جسمین سوائے زمینداری چندر پور پدم پور اور پھلجھر کے ضلع سنبھلپور بھی شامل ہے تمام وہ اختیارات عمل مین لائے جو ہائیکورٹ مذکور وقتاً فوقتاً اُن مقامات پر استعمال کرے جسکے لئے وہ قایم ہوئی تھی۔

کیا آپ چاہتے ہین کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے؟

یقیناً کوئی شخص نہین ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہ ہو کہ اوس کا مال و اسباب محفوظ رہے؟

حفاظت مال و اسباب کیلئے آپ میرے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائین جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بھی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی۔ مضبوطی اور خوبصورتی کیوجہ سے سر بہی جانتے ہین لکڑی کے صندوقون کے مقابلہ مین یہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پھلکے اور بہر زیادہ مضبوط اور پائدار۔ نہ دیمک کا خطرہ اور نہ آگ کا اندیشہ سفر مین ہر طرح سے آسانی کے ساتھہ اسباب بند کر کے لیجا سکتے ہین چونکہ یہ احمدی بھائی کا کارخانہ ہے اس لئے آپ اس مین کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائینگے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجھہ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکون کی تجارت کرتے ہین وہ اکٹھے منگائینگے تو ان کے ساتھہ خاص رعایت بھی کی جائے گی۔ بہت مفصل فہرست درخواست کر کے کارخانہ سے منگوالو درخواست کرنے وقت قریبی ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکھو بلٹی بذریعہ قیمت طلب ڈاک کیجاوے گی۔ تمام درخواستین بنام مستری محمد الدین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہیئے۔

درخواست نکاح

۱- ایک نوجوان احمدی شیخ قانونگو عمر ۱۸ سال خواندہ جسکی دوکان سوداگری کتب فروشی و جلد سازی شہر جموں مین ہے اچھی حیثیت اور معقول گذارہ رکھتا ہے کسی احمدی بھائی کے ہان شادی کا خواہشمند ہے۔ مزید حالات خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہین جو شیخ رحیم بخش فرزند الدین احمدی و سوداگران اردو بازار جموں کے نام ہونی چاہیئے +

۲- مولوی غلام رسول صاحب راجیکے جو ایک عالم آدمی ہین بڑے دیندار اور مخلص احمدی ہین غیر احمدیون مین ناطہ کرنا برا سمجھتے ہین نوجوان ہین عمر کوئی ۲۵ - ۲۶ سال کی ہوگی۔ مین ذاتی طور پر مولوی صاحب مذکور کو جانتا ہون بڑے شریف الطبع اور مخلص احمدی ہین جو صاحب اُن سے رشتہ کرنا چاہین بذریعہ ایڈیٹر الحکم یا براہ راست مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات سے خط و کتابت کرین۔

ملکِ شام کی سیر

معزز معصر وکیل نے الموید سے ترجمہ کر کے مندرجہ بالا عنوان پر ایک دلچسپ مضمون شائع کیا ہے جسکو مین ناظرین الحکم کی دلچسپی اور عام واقفیت کے لئے درج کرتا ہون ۔ لیکن مین یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ بعض مقامات (میری اپنی رائے مین) اصلاح طلب ہین ۔ مثلاً کنیسہ مریم مین مریم علیہا السلام کی قبر کا ذکر ہے مین یقیناً سمجھتا ہون کہ یہہ فرضی قبر ہے کیونکہ حضرت مریم علیہا السلام کی قبر در اصل کشمیر مین ہے ۔ مسیح کی صلیب کے وقت مسیح کے شاگردون کا خاص منشاء یہ تہا کہ وہ اس واقعہ کو مشتبہ کرین اور کسیکو اس طرف متوجہ نہ ہونے دین کہ حضرت مسیح کشمیر کی طرف چلے آئے ہین ۔ اسلئے جو باتین عام طور پر مشہور ہوگئین وہ مشہور چلی آئی ہین ۔ ایسا ہی اور بہی بعض مقام اصلاح طلب ہین ۔ ایڈیٹر

ہمارا نامہ نگار اپنے سفر شام کے حالات حسب ذیل لکھتا ہے امید ہے کہ وہ خاص دلچسپی سے پڑہے جائینگے کیونکہ انمین مزارات انبیاء علیہم السلام اور قبور اولیاء کرام کی عجیب و غریب کوائف مندرج ہین ۔

اس سفر مین پہلے ہم بمقام یافا پہونچے اور اس کے دلپسند اور لطیف باغون کو دیکہا ۔ زیتون ۔ سنگترے لیمون یہان عمدہ پیدا ہوتے ہین ۔ یہان کے سنگترون کی سالانہ آمدنی محاصل دولت عالیہ کو پچاس ہزار پونڈ سے کم نہین ہوتی ۔ سنگترے دور دراز ممالک تک جاتے ہین کیونکہ یہان کا سنگترہ دوسرے ممالک کے سنگترون سے کہین زیادہ لذیذ ہوتا ہے یافا کے سیر سپاٹے سے فارغ ہوکر ہم روانہ قدس شریف ہوئے ۔ راستہ مین میدان کم اور پہاڑی زمین بہت ہے ۔ قدس مین پہونچکر ہم نے پہلے پہل باب الخلیل اور قلعۂ داؤد کا سیر کیا ۔ اس مقدس شہر کی مسجد اقصےٰ مسلمانون یہودیون ۔ عیسائیون سب کی نظرون مین باعزت ہے جسکے حق مین باریتعالےٰ کلام پاک مین فرماتے ہین سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ شہر کے لوگ اسکو حرم شریف کہتے ہین اس مسجد مین قبہ صخرہ شریفہ ہے جسکے نقش و نگار دیکھکر عقل دنگ رہجاتی ہے ۔ اس کے اندر اور باہر تمام کلام اللہ کی آیات منقش ہین جو سنہری اور روپہری حروف مین اسطرح جگمگا رہے ہین جیسے ستارے آسمان پر ۔ اس قبہ صخرہ کے نقش و نگار اور آیات کلام اللہ کی خوشخطی و زرنگاری پر خلفاء بنی امیہ نے بہت کچھہ مال و متاع صرف کرکے اسقدر مزین کیا ہے کہ دور ہی سے بقعۂ نور نظر آتا ہے ۔ یہ قبہ صخرہ الگ ہے اور ... مبارکہ الگ جسپر حضرت سلیمانؑ کا ہیکل تہا ۔ اور جو بہت مدت تک حضرت ابراہیم کا مذبح رہا ۔

اسی مسجد اقصےٰ مین حضرت زکریا کا عبادتخانہ ہے جسکو محراب شریف کہتے ہین ۔ کلام اللہ مین بھی اس کا ذکر ہے كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جامع مسجد بھی وہین ہے جسکی بنا آپنے بیت المقدس مین داخل ہونیکے وقت رکہی تہی ۔

مسجد اقصےٰ کی ایک پرانی دیوار ہے جسکے پاس ایک خاص مقام پر عصر کے وقت یہودی لوگ خصوصًا ... جمعہ کے دن جمع ہوتے اور زار زار روتے ہین اور ان باتون کو یاد کر کے چیختے چلاتے ہین کہ کبھی ملک پر ہم ہی حکمران تہے ۔ عیسائیون کے آنے سے ہماری جمعیت بکہر گئی ۔ اور ہماری حکومت ایسی گئی کہ پہر واپس نہ آئی ۔ اسی گریہ وزاری کے وقت ہر ایک یہودی کے ہاتہہ مین کتاب تلمود کا ایک نسخہ ہوتا ہے جسکو وہ بطور تبرک اپنے پاس رکہتا ہے ۔ یہود کے اس مقام اجتماع کو ابراج یا مبکی الیہود یعنے یہود کے رونے کی جگہ کہتے ہین ۔ حرم کے اندر یہود کے لئے داخل ہونا حرام ہے لیکن عیسائیون کو مباح ہے جب چاہین داخل ہون

مسجد کے اردگرد ایک وادی ہے جسکو وادی یوشافٹ کہتے ہین ۔ یہود کا اعتقاد ہے کہ جو مردہ اس زمین مین دفن کیا جائے وہ بہشت مین پہونچ جاتا ہے ۔ اسی وادی مین وہ چشمہ* ہے جسکی نسبت مشہور ہے کہ حضرت مسیح اسکے پانی کو کوڑہیون اور مادرزاد اندہون کو اچہا کرتے تہے ۔ اس چشمہ کا نام عین السلوان (یعنے تسلی کا چشمہ) ہے ۔

بیت المقدس مین کئی گرجے ہین ۔ بڑا گرجا کنیسۃ القیامت ہے یعنے حضرت مسیح کے دوبارہ مرکر جی اٹہنے کی جگہ ۔ جس قبر مین حضرت مسیح دفن کئے گئے تہے وہ عیسائیونکی حج کا مقام ہے ۔ اس کی وہ نہایت تعظیم کرتے ہین ۔ اسی کنیسہ کے پاس جبل الجلجلہ ہے ۔ جہان حضرت مسیح عیسائیون کے زعم مین صلیب پر چڑہائے گئے جیساکہ انجیل مین ہے عمر آپکی اسوقت ۳۳ سال تہی آپ کے ساتہہ ۲ چور بہی سولی دئے گئے تہے وہان ایک غار ہے جس سے وہ اصلی صلیب دستیاب ہوئی تہی جسپر آپ کو مصلوب کیا گیا تہا اس گرجا مین یہود کو داخل ہونے کی اجازت نہین بلکہ اگر اس کے آگے سے بہی گذر جاوین تو مجرم قرار دئے جاتے ہین ۔

دوسرا کنیسہ مریم ہے جس مین مریم صدیقہ کی قبر ہے اور تیسرے کنیسہ مین حضرت مریم کے والدین کی قبرین ہین چوتہے گرجا کا نام کنیسۃ الصعود ہے یہ گرجا ایک پہاڑی پر ہے جسکو جبل الزیتون و جبل الطور بہی کہتے ہین عیسائیون کا خیال ہے کہ اس پہاڑ سے حضرت مسیح علیہ السلام اٹہائے گئے تہے ۔ اس پہاڑ پر آجکل ایک جدید گرجا نہایت عالیشان تعمیر کیا گیا ہے جو اپنے بانی ماسکاب کے لحاظ سے اوس کا بید کہلاتا ہے پانچوان وہ گرجا ہے جس مقام مین یہود نے حضرت مسیح کو قید کر رکہا تہا اس مقام کو متبرک سمجہکر عیسائیون نے گرجا تعمیر کیا ہے ۔

چہٹا گرجا یعقوب کے نام سے جبل صیحون پر واقع ہے بیت المقدس سے ڈیڑہ گہنٹہ کی مسافت پر ایک گرجا کنیسۃ المحد کے نام سے ہے جہان حضرت مسیح علیہ السلام تولد ہوئے اور وہ غار جس مین اون کی والدہ دودہ پلاتی رہین اوسپر ایک عالیشان گرجا تعمیر کیا گیا ہے اس کنیسہ سے بیت المقدس کو جاتے ہوئے راستہ مین حضرۃ یوسف علیہ السلام کی والدہ راحیل کی ایک قبر آتی ہے ۔

بیت اللحم اور اوسکے علاقہ مین بچون کے بادشاہ ہیرو ڈیس نے اطفال کے قتل کا حکم دیا تہا اور مریم صدیقہ اپنے بیٹے مسیح کو لیکر مصر کو بہاگ گئی تہین ان تمام مقامات پر نہایت خوشنما اور پختہ گرجے تعمیر کئے ہوئے ہین جن کی زیارت کو دور دور سے پادری اور عیسائی آتے ہین اور بڑے بڑے قیمتی ...... چڑہاوے چڑہاتے ہین کنیسۃ الحبس اور دیر یعقوب یہ دونو آرمینیہ کے قبضہ مین ہین بعض کو بادشاہ قسطنطین نے اور بعض کو اوس والدہ ہیلانہ نے تعمیر کرایا ان گرجون کی چوٹیون پر ایسے ایسے قیمتی جواہرات جڑے ہوئے ہین کہ ان کی قیمت مشخص کرنے سے بڑے بڑے جوہر شناس بہی عاجز آجاتے ہین ۔

قدس کے اندر حضرت داود کی قبر ہے اوس کے پڑوس مین عشاء ربانی کا مقام ہے جہان حضرت مسیح اپنے ۱۲ شاگردون کے ساتہہ شام کا کہانا کہاتے تہے جن مین یہودا اسکریوطی بہی تہا جس نے آپکے ساتہہ کہانا کہا کر یہ حق ادا کیا کہ یہودیون کو خبر کر کے آپکو گرفتار کرا دیا اور قدس مین وہ مقام بہی ہے جہان حضرت مسیح نے مہمانون کے پاؤن دہوئے اس جگہ بیت ضیاء ہے جہان الیعاذر مدفون ہے جسے حضرت مسیح نے مرنے سے چار روز بعد زندہ کیا تہا (عیسائیون کے عقیدہ کے موافق ایڈیٹر الحکم)

قدس سے دو گہنٹون کی مسافت پر ایک عالیشان گرجا ہے جس کا نام عین المکارم ہے یہ یوحنا رسول یعنی حضرت (یحیٰ) کے تولد کا مقام ہے ۔ دوسو سال ہی یہ گرجا لاطینی لوگون نے تعمیر کیا ہے اسی کے پاس وہ وادی ہے جہان حضرت داود علیہ السلام نے جالوت بادشاہ کو پتہر سے ہلاک کیا تہا اور قدس سے چار گہنٹہ کی مسافت پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد ہے جس مین حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق و حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام اور ان کے ازواج مطہرات کے مزار مبارک ہین ۔ ان مزارون مین سوائے مسلمانون کے کسی یہودی اور عیسائی کو اندر جانے کی اجازت نہین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مزار مبارک قدس سے ۶ گہنٹہ کے راستہ پر ہے ۔ یہان سال کے بعد مسلمان ایک عظیم الشان جلسہ کرتے ہین اور ایک خاص تاریخ پر دور دور سے مسلمان اس مزار کی زیارت کو آتے ہین حضرت مسیح کے گرجاؤن سے کنیسۃ القیامۃ ایک بڑا مہتم بالشان گرجا ہے ۔ جس زیارت کو لاکہون عیسائی اطراف عالم سے آتے ہین اس گرجا کی کنجی بہی مسلمانون ہی کے ہاتہہ مین ہے ۔

بیت المقدس ایک عالیشان شہر ہے جس مین ہر ملک اور ہر مذہب کا آدمی پایا جاتا ہے نصف کے قریب تو یہود ہین ۔ جو چارون طرف عالم سے وہان آکر آباد ہوئے ہین اور قدس مین کنوئن کا پانی پیتے ہین وہان چشمے بہی ہین جن کے سبب سے باغون مین بڑی رونق رہتی ہے ۔ یہان کے باشندے زیتون کی لکڑی سے عجیب عجیب صنعت کی چیزین طیار کرتے ہین اور بیت اللحم کے باشندے صدف کی صنعتون مین کمال درجہ کے ماہر ہین ۔

بیت المقدس کی نسبت حضرت سلطان المعظم کا ایک لطیفہ مشہور ہے جو یہ ہے کہ یورپ کے بادشاہون مین سے ایک نے آپ سے سوال کیا ۔ کہ تمہارے پیغمبر مکہ سے بیت المقدس تک کونسی سواری پر سوار ہوکر پہونچے تہے ۔ تو آپ نے فی الفور تبسم کرتے ہوئے جواب دیا کہ اسی گاڑی پر جس پر حضرت مسیح سوار ہوکر آسمان پر تشریف لے گئے تہے ۔ فی الحقیقۃ حضرت امیر المومنین نے ایک لطیف اور دندان شکن جواب دیا جس سے بڑہکر خصم کو ساکت دلاجواب کرنے والا جواب ہو نہین سکتا ۔

علاقہ فلسطین اگرچہ خیر و برکت کا گہر ہے مگر شام تو زمین پر خدا کا بہشت ہے ۔ عام طور سے شام کا لفظ دمشق پر بولا جاتا ہے ۔ ہم بیروت سے ریل پر سوار ہوکر دمشق کو روانہ ہوئے اور سات گہنٹہ مین دمشق پہونچے ۔ ریل سے اترتے ہی جامع اموی در پر نظر پڑی اس کے دیکہنے کو روانہ ہوئے تمام دنیا کی جامع مسجدون سے سوائے جامع قرطبہ اندلس کے کوئی اس کی برابری نہین کر سکتی ۔

پانچ سال گذرے ہین کہ اس مسجد کو آگ لگی تہی ۔ اس سے پہلے یہ مسجد بیت المقدس قبہ صخرہ سے بہی زیادہ خوشنما تہی ۔ وہ آگ اسکی حسن خوبصورتی کو ملیامیٹ کر گئی ۔ جنہون نے اس کے وہ نقش و نگار و صنعت کے گلزار دیکہے ہین وہ اون کو یاد کر کے آٹہ آٹہ آنسو روتے ہین اور تمام یورپ کے تاریخ دان فاضل ان تاریخی خزائن کے گم ہوجانے کا سخت افسوس کرتے ہین جنپر اوس آگ نے یک قلم پانی پہیر دیا ۔ اس لاثانی عمارت کو چار ہزار سال گذرے ہین ۔ پہلے یہ آفتاب پرست بادشاہون کا معبد تہا ۔ پہر اسی کو گرجا بنایا گیا پہر

* سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف مسلمانو! کہو کیا کہتے ہو ؟ مسیحی معجزات کی حقیقت کچہہ سمجہہ سکتے ہو ایڈیٹر الحکم ۔

مسلمان بادشاہون نے اس گرجا کو جامع مسجد بنا دیا اس مین ایک مقام ہے جس مین کہتے ہین کہ حضرت یحیٰی بن ذکریا علیہ السلام کا سر مبارک مدفون ہے۔ اس مسجد مین تین منار نہایت عالیشان اور بہت ہی بلند ہین انمین سے ایک کا نام حضرت مسیح کا منار ہے اس کی نسبت بعض* کا اعتقاد ہے کہ اخیر زمانہ مین اسپر حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان سے اُتر ینگے۔ اس جامع مسجد کے صحن کے متصل ایک مقام مین سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس کا مزار مبارک ہے۔

دمشق مین نورالدین شہید محمود ابن زنگی اور ظاہر بیبرس کی قبرین ہین۔ جس محل مین نورالدین شہید خاص سکونت رکھتا تھا جامع مسجد کے آگے وہ محل ابتک موجود ہے۔ اور اسی محل کے اندر اس کی قبر ہے۔

دمشق مین ہی معاویہ کبیر (یزید کے باپ) اور معاویہ صغیر (یزید کے بیٹے) کی قبرین ہین۔ اور معاویہ کبیر کی قبر قرافہ مین بھی ہے باوجودیکہ تاریخ سے ثابت ہو چکا ہے کہ جب خلفاء عباسیہ کو خلافت ملگئی تو انہون نے بنی امیّہ کی قبرین اکھاڑ کر اون کی ہڈیان جلا دی تھین اور اون کی راکھ کو ہوا مین اڑا دیا تھا۔

اور قرافہ مین بعض اہل بیت اور مشاہیر علماء و شعراء کی قبرین بھی ہین۔ مثلاً حضرت بلال رضی اللہ عنہ آنحضرتؐ کے مؤذن کی قبر اور عبداللہ بن امّ مکتوم کی قبر جنکے حق مین آیۂ کریمہ عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی نازل ہوئی تھی۔ اور وہین حضرت ابی عبیدہ بن جراح مبشّر بالجنة فاتح شام کی قبر مبارک ہے۔ اور آپ کے پڑوس مین یزید بن معاویہ امیر شام کی قبر ہے۔

محلہ صالحیہ دمشق کے ایک کنارہ مین صوفیۂ کرام کے امام ملقب بہ شیخ اکبر مصنف فتوحات مکیہ و فصوص حضرت محی الدین ابن عربی رح کا مزار مبارک ہے اور اس کے ایک طرف ایک حجرہ مین امیر عبدالقادر جزائری کی قبر ہے جو کئی سال دولت فرانس سے لڑتا رہا۔

دمشق مین نہایت خوشنما منظر وہ چبوترہ ہے جو شاہ جرمن کے آنے پر بنایا گیا تھا۔ یہ جبل قیسون کے نیچے نہایت تکلف سے آراستہ کیا گیا ہے۔ اس چبوترے پر کھڑے ہو کر دیکھنے سے شہر دمشق درختون کے جھنڈ اور سبزہ زار کے درمیان نہایت خوش منظر اور دلربا نظر آتا ہے۔ یہی سبزہ زار اور باغات کا خوشنما نظارہ ہے جس کا نام کتابون مین غوطۂ دمشق کے نام سے موسوم ہوا ہے۔ یہان کھڑے ہو کر دیکھنے سے انسان کو یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ دمشق لاکلام دنیا پر جنت ہے ؎

اگر فردوس برروئے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

دمشق کے باغات اور زراعتین نہر بردی سے سیراب ہوتی ہین۔ جو نہر تو ردے نکلتی ہے۔ اور جسکا معاون چشمہ فیجہ ہے۔ اس چشمہ کا پانی شیرین اور نہایت صاف ہے۔ ایسا عجیب پانی سارے ملک شام مین کسی چشمہ کا نہین۔

دمشق کے باشندے آزاد مزاج شریف طبع مہذّب اور خوش خُلق ہین۔ کسی اجنبی سے ملاقات کرین تو سیّدی "سیّدی" کرکے بولتے ہین۔ اور نہایت مہربانی و لطف سے پیش آتے ہین۔ یہان مسلمان۔ یہود۔ عیسائی تینون مذاہب کے لوگ ہین۔ جو آپس مین بڑے اتفاق سے رہتے سہتے ہین۔ بخلاف بیروت کے۔ کہ وہانکے لوگ اکثر بدخلق اور فتنہ پرداز ہین۔

دمشق مین عجیب عجیب میوجات پیدا ہوتے ہین۔ چنانچہ زرد آلو آٹھ نو قسم کا پایا جاتا ہے۔ بلدی۔ حموی۔ شتوی۔ تامری۔ عجمی۔ موٹی قسم کے نہایت شیرین اور اعلےٰ درجہ کے لذیذ ہوتے ہین۔ مونہہ مین ڈالو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حلوے کا لقمہ ہے اور طرفہ یہ کہ یہان اس قسم کے لذیذ میوے اتنے ارزان ہین کہ باغون مین جاکر ایک دو پیسے دیدو اور سیر ہو کر کھالو۔ اتنا میوہ اگر مصر مین خریدین تو ایک ریال (۲ روپے) مین بھی نہ مل سکے۔ ایسے ہی یہان توت بھی بڑے موٹے موٹے اور شیرین کئی قسم کے پائے جاتے ہین۔ اور پھر سستے ایسے کہ باغون مین تو انکی کوئی قیمت ہی نہین۔

پانی کی یہان وہ کثرت ہے کہ شہر کے گلی کوچون مین صاف شفاف پانی کی نالیان پڑی بہ رہی ہین۔ یہان کے قابل دید مقامات مین یہود کے محلہ مین خواجہ شمعا یہودی کا محل ہے جسپر سونے کے نقش و نگار ایسی صنعت سے کئے گئے ہین کہ دیکھکر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ ان نقش و نگار پر ۲۰ ہزار پونڈ خرچ ہوا ہے اس مکان کی کاریگری دیکھنے کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہین۔ اس یہودی کی ریس پر دمشق مین کئی ایک دولتمند مسلمانون اور عیسائیون نے بھی ایسے ہی مکان بنوائے اور نقش و نگار پر ہزارون پونڈ خرچ کئے مگر اس کی برابری نہ ہو سکی دمشق کی آبادی تین لاکھ پچاس ہزار کی ہے۔

دمشق کی سیر سے فارغ ہو کر مین بعلبک کو روانہ ہوا وہان پہنچکر اس شہر کے مشہور قابل دید معبد قدیم کو دیکھا جو پرانے قلعہ کے نام سے مشہور رہے جسکی تعمیر کو چار ہزار سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے اور روما و مصر کی تمام عمارتون سے بڑی اور عالیشان عمارت ہے اور اپنی پختگی اور خوبصورتی کے باعث روئے زمین عمارتون سے سبقت لے گئی ہے۔ اس عالیشان عمارت کی اینٹ اینٹ آنار مشرقی کاریگرون کے علم ہندسہ اور علم عمارت مین بینظیر ہونے کی

خبر دیتے ہین اور اس کے بےمثل نقش و نگار سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا پر اس عمارت کی کوئی نظیر آجتک کسی کاریگر سے نہین بن سکی اس کے اندر جانے کا ٹکٹ ترکون کو ایک ریال مجیدی اور دوسرے لوگون کو غیر سکون کے حساب سے اسی رقم کے مساوی پر ملتا ہے۔ اس عمارت کے پاس ایک پہاڑ ہے۔ جس سے پتھر کاٹ کاٹ کر اس عمارت مین لگایا گیا ہے وہ آجتک معلوم ہوتا ہے کہ یہان سے پتھر کاٹا گیا ہے کسی زمانہ مین جرمن حکومت نے اس معبد پر بیس ہزار پونڈ خرچ کرکے اس کی زینت کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ میری موجودگی مین شہر بعلبک کے اندر ایک عظیم جلسہ تھا جس مین گورنر شام بھی موجود تھے۔ مشاہیر علاقہ۔ ارکان دولت عثمانیہ اور شام کے بڑے بڑے فاضل بھی آئے ہوئے تھے۔ جلسہ مین بڑے بڑے پُرزور لکچر عربی زبان مین دئے گئے جلسہ قابل دید تھا اتفاق سے مین بھی شامل ہو گیا اور جلسہ کا لطف اٹھایا آخر حضرت جلالتمآب کے لئے دعائین مانگی گئین اور سب اہل جلسہ آمین آمین پکارنے لگے۔

بعلبک مین راس العین نام ایک مشہور چشمہ ہے۔ اس کا پانی نہایت صاف اور شیرین ہے۔ اسی چشمہ کے طفیل بعلبک مین عجیب عجیب باغات ہین۔ جنکے سبب سے دور دور علاقون تک سیرابی و سرسبزی ہی نظر آتی ہے۔ اس چشمہ سے جو نہر نکلتی ہے بہت سارے علاقہ کو سیراب کرتی چلی گئی ہے۔ جن کے دونون طرف درختون کے جھنڈ نظر آتے ہین۔

سیر بعلبک سے فراغت پا کے مین ریل پر سوار ہو کر شہر حمص کو روانہ ہوا پہلے پہل مینے حضرت خالد بن ولید سیف اللہ شیر خدا کے روضۂ مبارکہ کی زیارت کی اس مزار مبارک کی تعمیر کو اکیس بیس سال گذرے ہین۔ امیر احمد پاشا عکّا کے گورنر نے اسکو نہایت خوبصورت طرز پر تعمیر کرایا تھا۔ آجتک اس کے خوشنما نقش و نگار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج ہی عمارت ختم ہوئی ہے اور معمار ابھی کام ختم کرکے اترے ہین مزار کے اردگرد چینی پر خط طغرا مین آیات کلام اللہ خود امیر احمد پاشا نے لکھی ہین۔ جن کا ہر ایک حرف ستارۂ درخشان کیطرح آسمان جلالت پر چمک رہا ہے الغرض امیر مرحوم کی خوشخطی دیکھکر عقل حیران رہ جاتی ہے حضرت خالد شیر خدا کا مزار بھی ایسا پُر رعب ہے کہ سچ سچ اسکو دیکھتے ہی معلوم ہوتا ہے کہ اسمین کوئی قاتل کفار فاتح ممالک و امصار خواب راحت مین آسودہ ہے اور اسی شہر مین عمر بن عبدالعزیز خلیفہ اموی

کا مزار مبارک ہے۔ یہی مزار ہے جسکو خلفاء عباسیہ نے بنی امیّہ کی قبرون سے باقی چھوڑا اور کچھ نقصان نہین پہونچایا۔ کیونکہ صاحب قبر کے عدل اور تقویٰ پر سب کو اتفاق ہے۔ یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چارون خلیفون کے بعد یہ پانچوان خلیفہ آنحضرتؐ کا مانا گیا ہے۔

حمص مین ایک ویران قلعہ ابراہیم پاشا کی یادگار ہے جسمین دلچسپی کے سامان مفقود ہین۔ علیٰ ہذا نہر عاصی کا نظارہ بھی کچھ دلکش نہین۔ کیونکہ پانی اسکا ہمیشہ گدلا رہتا ہے شام کی تمام نہرون سے یہ بےمزہ نہر ہے اسکے کنارہ پر شہر عکا کو دیکھا۔ یہ بڑا عالیشان شہر ہے۔ ستر ہزار آدمی کی آبادی ہے تجارت کی یہان بڑی بھاری منڈی ہے حمص سے مین ریل پر سوار ہو کر جبل لبنان کے شہرون مین سے ایک شہر زحلہ مین گیا۔ یہ دو پہاڑی وادیون مین آباد ہے جنکے درمیان نہر بردونی جاری ہے۔ اس نہر کا پانی نہایت میٹھا اور ٹھنڈا اور بہت ہی صاف ہے یہانتک کہ اسکی تہ مین پڑے ہوئے پتھر کنکر اوپر سے نظر آرہے ہین۔

شہر زحلہ کی عمارتین پہاڑ پر سیڑھیونکی طرح اوپر کو چلی گئی ہین جو رات کو اندھیرے مین چراغون کے جلنے سے ایک ستارون والا آسمان معلوم ہوتا ہے۔ اور دور سے یہ نظارہ عجیب لطف دیتا ہے۔ اس شہر مین جدھر جاؤ اوپر نیچے دائین بائین آگے پیچھے ہر ایکطرف پانی چلنے کا آوازہ نہایت دلکش سنائی دیتا ہے۔ اور میوہ دار باغ ہر طرف لہراتے ہوئے عجیب لطف دکھلا رہے ہین۔ اس شہر مین ۲۰ ہزار کی آبادی ہے۔ اگرچہ اس مین لبنانی لوگ ہی آباد ہین لیکن علاقہ شام کا ہی شمار کیا جاتا ہے۔

اسکے بعد مین شہر صوفر مین پہونچا۔ یہ شہر سمندر کی سطح پر ۱۴۰۰ میٹر بلند واقع ہوا ہے۔ اگر مین کہون کہ بلحاظ اعتدال آب و ہوا کے یہ شہر تمام روئے زمین کے شہرون سے معتدل اور خوشگوار ہے تو کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔ اس شہر کا سیر کرکے پھر مین بیروت کیطرف واپس ہوا۔ بیروت کو شام کے شہرون سے کوئی ایسا امتیاز نہین سوائے اس کے کہ علم کا بڑا چرچا ہے مدارس بہت ہین۔ کتب خانے قسم قسم کے موجود ہین۔ اہل علم بکثرت ہین۔ چھاپہ خانے اور جرائد کی بہار ہے گرمی مصر کی سی پڑتی ہے۔ پہاڑ پر عمارتین سیڑھیون کی طرح نہایت خوشنما ہین۔ ضروریات زندگی کے تمام سامان موجود ہین۔ تجارت گاہ تمام ملکون کی ہے۔ حتیٰ کہ یہان کی مطبوعات روئے زمین پر جاتی ہین۔ بیروت کی زمینین نہر الکلب سے سیراب ہوتی ہین۔ شہر کی آبادی ایک لاکھ پچاس ہزار ہے +

* ایڈیٹر الحکم - لفظ بعض خاص توجہ کے قابل ہے +

پُرانی نوٹ بک کا ایک صفحہ

اطمینان قلب | الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اس کے عام معنے تو یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں لیکن اس کی حقیقت اور فلسفی یہہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کیساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اس سے اس کے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے۔ وہ خوف اسکو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت مین ترقی کرتا ہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اسپر نازل ہوتے ہیں اور وہ اسکو بشارتیں دیتے ہیں اور الہام کا دروازہ اسپر کھولا جاتا ہے اسوقت وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھہ لیتا ہے اور اسکی دراء الورا طاقتونکو مشاہدہ کرتا ہے پھر اسکے دل پر کوئی ہم و غم نہیں آسکتا اور طبیعت ہمیشہ ایک نشاط اور خوشی میں رہتی ہے۔ اسی لئے دوسرے مقام پر آیا ہے لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون۔

اگر کوئی ہم و غم واقع بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے الہام سے اسکے لئے خارجی اسباب انکے دور کرنے کے پیدا کر دیتا ہے یا خارق عادت صبر انکو عطا کرتا ہے

(۲۱ ستمبر ۱۹۰۱ء)

دنیٰ فتدلیٰ | آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین آیا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اوپر کیطرف ہو کر نوع انسان کی طرف جھکا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کمال اعلےٰ درجہ کا کمال ہے جسکی نظیر نہیں ملسکتی اور اس کمال مین آپ کے دو درجہ بیان فرمائے ہیں ایک صعود۔ دوسرا نزول۔ اللہ تعالیٰ کی طرف تو آپکا صعود ہوا یعنے خدا تعالیٰ کی محبت اور صدق و وفا مین ایسے کھینچے گئے کہ خود اس ذات اقدس سے دنو کا درجہ آپ کو عطا ہوا۔ دنو۔ اقرب سے ابلغ ہے اسلئے یہاں یہ لفظ اختیار کیا۔ جب اللہ تعالیٰ کے فیوضات اور برکات سے آپ نے حصہ لیا تو پھر بنی نوع پر رحمت کے لیے تنزل فرمایا۔ یہ وہی رحمت تھی جسکا اشارہ اللہ تعالیٰ نے ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین فرمایا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم قاسم کا بھی یہی سر ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے لیتے ہیں جو کچھہ لیتے ہیں اور پھر مخلوق کو پہونچاتے ہیں۔ پس مخلوق کو پہونچانے کے واسطے آپکا نزول ہوا۔ اس دنیٰ فتدلیٰ مین اسی صعود اور نزول کیطرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علو مرتبہ کی دلیل ہے۔

انبیاء علیہم السلام کے آنے کے وقت دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ جو استعارات کو حقیقت پر محمول کر لیتے ہیں اور حقیقت کو استعارہ بنانا چاہتے ہیں یہ گروہ ان کی شناخت سے محروم رہ جاتا ہے لیکن ایک اور گروہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی تائید سے اصل حقیقت کو پا لیتے ہیں وہ استعارہ کو استعارہ اور حقیقت کو حقیقت ٹہراتے ہیں۔ جیسے یہودیوں نے حضرت مسیح کی آمد کے وقت ملاکی نبی کے صحیفہ کی بناء پر کہا کہ مسیح کے آنے کی یہہ نشانی ہے کہ اس سے پہلے ایلیا آسمان سے آوے مسیح علیہ السلام سے جب انہوں نے یہی سوال کیا تو انہوں نے اس پیشگوئی کو تو تسلیم کر لیا لیکن یہ فیصلہ کر لیا کہ آنے والے ایلیا سے مراد یحیٰی ہے۔ یہودی اس فیصلہ کو سنکر یحیٰی کے پاس پہونچے وہ اس مباحثہ سے بکلی بے خبر اور ناواقف تھے۔ انہوں نے ایلیا ہونے سے انکار کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودیوں کی مخالفت اور بھی تیز ہو گئی۔ اور انہوں نے اصل حقیقت سے بے خبر ہو کر ظاہر الفاظ پر زور دیا اور اسطرح پر خدا تعالیٰ کے ایک سچے نبی کا انکار کر دیا نہ صرف انکار کیا بلکہ ہر طرح سے اسکی بے حرمتی کرنے کی کوشش کی اور آخر خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک مغضوب اور لعنتی قوم ٹہر گئے۔ اب غور کرو کہ اگر ایلیا کا آنا درست تہا اور حضرت یحیٰی کی شکل مین ایلیا کا بروزی رنگ مین آنا درست نہین تو ہمارے مخالف مسلمان بتائین کہ ملاکی نبی کے صحیفہ کی پیشگوئی کو مدنظر رکھکر حضرت عیسے کی نبوت کا کیا ثبوت ہے؟ پھر یقیناً وہ نبوت ثابت نہین ہو سکتی اور دوسری مشکل یہہ پڑتی ہے کہ حضرت عیسے جو مردوں کو زندہ کرنے والے تھے کیوں انہوں نے ایلیا کو زندہ نہ کر لیا۔ اس سے دو باتین اور بھی ثابت ہوگئیں اول یہہ کہ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت اور سنت نہین کہ وہ مردوں کو دوبارہ دنیا مین بہیجے اور زندہ کرے دوسری یہ کہ مسیح نے کوئی مردہ زندہ نہین کیا۔ پس خوب غور کرو اگر بروزی آمد ایلیا کی مراد نہ ہوگی تو مسیح کی نبوت جاتی رہے گی۔ اور پھر اسکی زد اسلام اور قرآن شریف پر پڑیگی۔

اسوقت مسیح کے آنے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر دوسرے وجوہ اور ضروریات کو چھوڑ دیا جاوے تو سلسلہ مماثلت موسوی کے لحاظ سے بھی سخت ضرورت ہے اسلئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودہویں صدی مین آئے تھے غرض مین تو پھر قرآن کی ایک نظیر پیش کرتا ہوں لیکن جو یہہ کہتے ہین کہ نہین خود حضرت مسیح ہی دوبارہ آئین گے انہین بھی تو کوئی نظیر پیش کرنی چاہیئے۔ اور اگر وہ نہین کر سکتے اور یقیناً نہین کر سکتے تو پھر کیوں ایسی بات کرتے ہین جو محدثات مین داخل ہے۔ محدثات سے پرہیز کرو کیونکہ وہ ہلاکت کی راہ ہے۔ یہودیوں پر غضب الٰہی اسیوجہ سے نازل ہوا کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے ایک رسول کا انکار کر دیا اور اس انکار کے لئے انکو یہ مصیبت پیش آئی کہ انہوں نے استعارہ کو حقیقت پر حمل کیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ **مغضوب** قوم ٹہیر گئی۔ اس کا ہمشکل مقدمہ اب بھی پیش ہے مجھے مسلمانوں کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ ان کے سامنے یہودیوں کی ایک نظیر پہلے سے موجود ہے اور پانچ وقت یہہ اپنی نمازوں مین غیر المغضوب کی دعا کرتے ہین۔ اور یہ بھی بالاتفاق مانتے ہین کہ اس سے مراد یہود ہیں۔ پھر میری سمجھہ مین نہین آتا کہ اس راہ کو یہہ کیوں اختیار کرتے ہین۔ ایک ہی رنگ کا مقدمہ جب کہ ایک پیغمبر کے حضور فیصلہ ہو چکا ہے اب اس فیصلہ کے خلاف مسیح کو خود آسمان سے یہہ کیوں اتارتے ہیں؟ آپ ہی مسیح نے ایلیا کے مقدمہ کا فیصلہ کیا اور بتا دیا کہ دوبارہ آمد سے بروزی آمد مراد ہوتی ہے اور ایلیا کے رنگ مین یحیٰی آیا۔ مگر اب یہ مسلمان اس نظیر کے ہوتے ہوئے بھی اسوقت تک راضی نہین ہوتے جب تک خود مسیح کو آسمان سے نہ اتار لین۔ لیکن مین کہتا ہوں کہ تم اور تمہارے سب معاون مل کر دعائین کرو کہ مسیح آسمان سے اتر آوے پھر دیکھہ لو کہ وہ اترتا ہے یا نہین مین یقیناً کہتا ہوں کہ اگر تم ساری عمر ٹکرین مارتے رہو اور ایسی دعائین کرتے کرتے تمہارے ناک بھی رگڑے جاوین تب بھی وہ آسمان سے نہین آئیگا کیونکہ آنیوالا تو آ چکا۔

پھر مین کہتا ہوں کہ یہی وقت تو ہے جو اسے آسمان سے اترنا چاہیئے اگر اترنا ہے کیونکہ تمہارے خیال مین ایک مفتری اور کاذب مدعی مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اگر فی الواقعہ یہی سچ ہے کہ مسیح نے آسمان سے آنا ہے تو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اب اسے اتارے تاکہ دنیا گمراہ نہو کیونکہ ایک کثیر جماعت تو مجھے مسیح موعود تسلیم کر چکی ہے اگر اسوقت وہ نہ آیا تو پھر کب آئیگا! کیا یہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کاذبوں اور مفتریوں کی مدد کرے؟ اگر ایسا کبھی ہوا ہے تو نظیر پیش کرو اور پھر بتاؤ کہ راستبازوں کی سچائی کا کیا معیار ہے۔

اس مقدمہ مین خوب غور کر کے دیکھہ لو کہ حق پر کون ہے؟ عقل اور نور فراست ہمارے ساتھہ ہے اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھہ ہین کیونکہ آپنے معراج کی رات حضرت مسیح کو مردوں مین دیکھا۔ پھر صحابہ کا اجماع مسیح کی وفات پر ہو چکا ہے قرآن شریف میری تائید کرتا ہے۔ اور اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے خاص تائیدات سماویہ سے میرے دعوے کو سچا کیا ہزاروں ارضی اور سماوی نشان میری سچائی کے ظاہر کئے۔ اسقدر شواہد اور دلائل کے ہوتے ہوئے مین کیونکر تسلیم کر لوں کہ جو کچھہ یہہ کہتے ہین صحیح ہے۔ جب کہ خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی وحی مجھے مسیح موعود ٹہراتی ہے پھر مین ان ملانوں کی بات مانوں یا خدا کی وحی پر ایمان لاؤن۔ مین سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی وحی کو مین ہرگز نہین چھوڑ سکتا خواہ ساری دنیا میری دشمن ہو جاوے اور ایک بھی شخص میرے ساتھہ نہو مین خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ کلام کو کیونکر جھٹلا سکتا ہوں پھر ایسی حالت مین کہ اسکی روشن تائیدین میرے ساتھہ ہین۔

اگر قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح کے فیصلہ کو یہ سب لگے دیتے ہین تو دین خدا تعالیٰ خود ان سے مطالبہ اور محاسبہ کرے گا۔

ایک اور عجیب بات ہے کہ جب ہم ایلیا کا قصہ پیش کرتے ہین اور یہودیوں کا اعتراض سناتے ہین جو حضرت مسیح پر انہوں نے کیا تو اور کچھہ جواب نہین آتا تو کہدیتے ہین کہ یہ کتابین محرف مبدل ہین مگر ہم کہتے ہین کہ سب کچھہ سہی قومی تواتر اور تاریخ کو کیا کہو گے وہ بھی تو کوئی چیز ہے اسے کیونکر رد کرو گے؟ اگر قومی تاریخ اور تواتر بھی رد کرنے کے قابل ہے تو پھر بڑے بڑے عظیم الشان بادشاہوں کے وجود پر کیا دلیل ہوگی؟ یقیناً کوئی نہین اس سے معلوم ہوا کہ قومی تواتر اور تاریخ کو ہم کبھی چھوڑ نہین سکتے۔ اور یہ مسئلہ نزول ایلیا کا ایسا ہے کہ یہودی اور عیسائی بالاتفاق اسکو مانتے ہین۔ خود حضرت مسیح بھی اس پیشگوئی کے قائل تھے اگر یہ پیشگوئی صحیح نہ تھی تو انکو اس کی تاویل کرنے کی کیا حاجت تھی وہ سرے سے اسکا انکار ہی کر دیتے اور کہدیتے کہ یہ جو ملاکی نبی کی کتاب مین لکہا ہوا تم پیش کرتے ہو بالکل غلط ہے؟ مگر نہین انہوں نے اسکو صحیح تسلیم کیا اور پھر اسکی تاویل کی۔ یہودی تو یہانتک چلاتے ہین کہ ایک یہودی کی کتاب میرے پاس ہے وہ لکھتا ہے کہ اگر قیامت کو ہم سے مواخذہ ہوگا تو ہم ملاکی نبی کی کتاب کھول کر رکھہ دین گے۔

غرض۔ نزول ایلیا کا مسئلہ بڑا صاف اور یقینی مسئلہ ہے اور خود حضرت مسیح کی زبان سے فیصلہ پا چکا ہے اور اس کیساتھ ہی انہوں نے اپنی آمد ثانی کا بھی ذکر کر دیا ہے مگر افسوس ہے لوگ سمجھتے ہوئے نہین سمجھتے۔ مگر کب تک انکار کرین گے آخر یہہ سچائی روز روشن کی طرح کہل جائیگی اور قومین اسطرف رجوع کرینگی اسیطرح جیسے مسیح ابن مریم کے لئے ہوا۔

توحید کا ثبوت | اللہ تعالیٰ کی توحید پر یوں تو ہزاروں دلائل ہین لیکن ایک دلیل بڑی عام اور صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ صنع عالم مین ایک کرویت واقع ہوئی ہے اور کرویت مین توحید ہی پائی جاتی ہے پانی کا قطرہ لو تو وہ بھی گول ہے زمین کی شکل بھی گول ہے آگ کا شعلہ بھی گول ہے ایسا ہی ستارے بھی گول ہین۔ اگر تثلیث درست ہوتی تو چاہیئے تہا کہ ان اشیاء کی اشکال دصور بھی سہ گوشہ اور مثلث نما ہوتین۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ نے آدم سے ایک سلسلہ شروع کیا اور آدم ہی پر اسے ختم کیا۔ چنانچہ مسیح موعود کا نام بھی آدم رکھا ہے۔ چنانکہ یہ آدم نئی قسم کا ہے

مطلب از ختم نبوت

معنے آیت مزبور، چنین است کہ نیست محمد پدر کسے از مردان شما ولیکن فرستادۂ ایزدی وخاتم انبیاء است۔
مطلب ختم نبوت این است کہ جملہ خوبیہا وکمالات نبوت بر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ختم شدہ است چنانچہ
صاحب القول المستحسن مے نویسد ولا یخفی انہ صلے اللہ علیہ وسلم اُعطِیَ جملۃ ما اوتی الانبیاء
والمرسلین اجمعین۔ اگر کمالات نبوت از ہر گونہ ختم شدہ بودے پس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم این
چنین نمی فرمودند مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا لَہٗ نَظِیْرٌ فِیْ اُمَّتِیْ فابوبکرؓ ابراہیم وعمرؓ نظیر موسیٰؑ وعثمانؓ
نظیر ہارونؑ وعلیؓ نظیری وَمَنْ سَرَّہٗ ان ینظر الی عیسیٰؑ فلینظر الی ابی ذرؓ۔
اگر معنے آیت مزبورہ بحسب رائے مخالفین ماست وباب نبوت از ہر گونہ مسدود است پس محققین صوفیائے
کرام واولیاءِ عظام چرا مثل ذیل در کتب خود مے نوشتند آیا ایشان معنے این آیت را نفہمیدہ بودند چنانچہ حضرت
شیخ محی الدین ابن عربی در فتوحات مکّیہ مے نویسد۔
فالنبوۃ مقام عند اللہ ینالہ البشر وہو مختص بالاکابر من البشر یعطی للنبی المشرع
ویعطی للتابع لہذا النبی المشرع الجاری علی سُنَنِہٖ ووہبنا لہ اخاہ ہارون نبیًّا۔
فان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما ہی نبوۃ التشریع
لا مقامہا فلا شرع یکون ناسخًا لشرعہ ولا یزید فی شرعہ حکمًا اخر وہذا معنی قولہ
ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف
شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی + الجزء الثانی من الفتوحات المکیہ الباب
الثالث والسبعون صفحہ ۳ سطر ۱۷۔
وحضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ السلام در کتاب ستین مجالس مے نویسد صورۃ النبوۃ ارتفعت و
معناہا باق الی یوم القیامۃ +
صاحب کتاب القول المستحسن فی فخر الحسن بطور حاشیہ بذیل صفحہ ۲۴۴ مے نگارد۔
محققین صوفیہ نوشتہ اند کہ شیخین حامل کمالات نبوت بودہ اند وحضرت امیر حامل کمالات ولایت ولہذا کار انبیاء
کہ جہاد با کفار وترویج احکام شریعت واصلاح امور ملت است از شیخین خوب سرانجام یافت وکار اولیا از تعلیم
طریقت وارشاد باحوال ومقامات سالکین وتنبیہ بر غوائل نفس وترہیب زہد در دنیا از حضرت امیر بیشتر مروی
گشت وعقلی است کہ استدلال بر ملکات نفسانیہ بصدور افعال مختصہ بان ملکات میتوان کرد مثلاً اگر شخصے در
ہر موکہ ثبات مے کند ودر مقابلہ اقران صفت سیف وسنان کار از پیش مے برد دلیل صریح بر شجاعت نفسانی
اوست بلکہ حب وبغض وخوف وسخاوت دیگر امور باطنیہ از ہمین راہ افعال ومعاملات معلوم توان کرد بر ہمین قیاس
امتیاز در کمالات باطنیہ شخص مے توان کرد کہ آیا از قسم کمال انبیاء است یا از جنس کمال اولیاء۔ وزمان شیخین
بقیۃ زمان نبوۃ بود + انتہی المحال ترجمۂ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام درباب ختم نبوت نگاشتہ می شود
ملاحظہ فرمایید۔ معنے ختم نبوت ہمین است کہ جملہ خوبیہا وکمالات نبوۃ بر حضرۃ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ختم شدہ اند وبرائے آئندہ باب کمالات نبوت مسدود است کہ ہیچ نبی مستقل نخواہد آمد لفظ نبی بد زبان عربی
وعبرانی مشترک است یعنے نبی از خدا تعالےٰ خبر یابندہ وپیشگوئی کنندہ است کسانیکہ براہ راست بخداوند تعالیٰ
مکالمہ مے کردند واز وخبرہا مے یافتند ایشانرا نبی مے گفتند وگویا این اصطلاح شدہ بود مگر از ین آیت معلوم می شود

ملت واحده خواهد گشت در عهد مسیح موعود علیه السلام

ویومن بہ من ادرکہ فمن ادرکہ فلیقراء بہ منی اسلام رواہ ابن ابی شیبۃ کنز العمال
جلد ۷ صفحہ ۲۶۵
ترجمہ۔ از ظاہر شدن مسیح موعود مسجدہا با رونق خواہند شد زیراکہ چون مسیح موعود ظاہر خواہد شد کسر
مذہب صلیبی خواہد نمود وخنزیر را قتل خواہد کرد وکسیکہ او را خواہد شناخت بر وے ایمان خواہد آورد پس کسیکہ از شما او را
دریابد پس بر و لازم است کہ از جانب من مسیح موعود را اسلام گوید در حدیث نواس بن سمعان آمدہ است ان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال رایت ابن مریم یخرج من تحت المنارۃ البیضاء شرقی
دمشق رواہ ابن عساکر۔ **ترجمہ**۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند کہ من (بکشف دیدہ ام)
کہ مسیح ابن مریم از زیر منارہ سفید کہ از دمشق جانب مشرق واقع است خواہد بر آمد عوز بحدیث مذکور کہ در حق مسیح
موعود بجائے لفظ نزول خروج آمدہ است وبحدیث ذیل لفظ بعث آمدہ است۔ قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم واللہ خلیفتی وعلی کل مسلم الی قولہ اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم
ترجمہ۔ وخدا تعالےٰ مسیح موعود را خواہد فرستاد وآنچہ می گویند کہ در عہد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملت
واحدہ خواہد شد برحق است زمانہ آنچنانکہ مدعیان حیات گویند کہ در عہد حضرت مسیح موعود ہیچ کافر
در دنیا نخواہد ماند۔ زیراکہ آیت فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ
شاہد است برین کہ در بعض اقوام یہود ونصاری تا قیام قیامت وانقراض زمن عداوت ودشمنی
باقی خواہد ماند واز عداوت ودشمنی اوشان اظہر من الشمس معلوم می شود کہ افراد کفار ہم تا قیامت خواہند
ماند وبحدیث نبوی آمدہ است تقوم القیامۃ والروم اکثر الناس۔ البتہ بموجب آیت
ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ در زمانہ مسیح
موعود دین اسلام بحجج باہرہ وادلہ کاملہ وبراہین ساطعہ بفیوضات قدسیہ وانفاس طیبہ مسیح موعود
بر ادیان باطلہ غالب خواہد گشت۔ وبتدریج رجوع تمام اقوام عالم بطیب خاطر بسوے اسلام
خواہد شد زیراکہ جملہ ترقیات ملل ودول بحسب قانون قدرت تدریجا می باشند این سبق از حالت
بدو اسلام حاصل کردہ مے آید۔ واما آنچہ مردم منتظر مسیح قاتل ومترصد مہدی جابر می باشند کہ او
بقہر وہیبت وشوکت شمشیر مردم را در اسلام داخل کردہ ملت واحدہ قائم خواہد نمود ما ہرگز این چنین مہدی ومسیح
را قائل نیستیم زیراکہ این عقیدہ بالکل خلاف قرآن کریم وبرعکس اصول دین متین است زیراکہ نور حق بنفس خود
شمشیر است وبخود قوتے دارد کہ پیش او اعناق الرؤسا والملوک خم می شوند واز جبر وقہر طبائع متنفر می باشد
اعتقاد حق چیزے است کہ تا وقتیکہ دل انسان بآن مطمئن ومتیقن نباشد آن انسان را مومن آن اعتقاد گفتہ
نمی شود وکسے چہ طور با ایمان شدن مے تواند کہ بظاہر زبان او گوید ہان ودل او گوید نہ قال اللہ تعالیٰ لا
اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ القرآن جزو ۳۔ **ترجمہ** یعنے در اسلام جبر واکراہ جائز نیست (یعنے کسے را بجبر وقہر
در اسلام داخل کردہ نمی شود۔ اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُوْمِنِیْنَ۔ **ترجمہ**۔ آیا تو بمردم
جبر واکراہ خواہی نمود کہ مومن شوند جزو ۱۱۔ قال اللہ تعالیٰ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ
فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مأمنہ ذالک بانہم قوم لا یعلمون۔ القرآن۔ جزو ۱۰
ترجمہ:۔ واگر کسے از مشرکین پیش تو آمدہ پناہ طلبد او را امن دہ تا کہ کلام ایزدی را بشنود بعد از شنودن

کلام الهی او را بجائے امن او برسان زیرا که مشرکین قومیت بے علم و نادان . پس غور کنید بآیات مزبوره که برائے اسلام جبر و اکراه تا ابدالآباد منع آمده است.

مشرکین وغیره اقوام منکران اسلام بے علم و نادان مثل اطفال معذور می باشند و بر معذور جبر و اکراه و قهر نمودن خلاف شعار انصاف و عدل است وَاِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ **ترجمه**:- هر آئینه خدا تعالے امر می فرماید برائے عدل و نکوئی و بخیر خواہی اقربا و منع می فرماید از بے حیائی و بدی و از بغاوت بادشاه خود پس ما هرگز قائل نیستیم که دین اسلام ظلم و بے انصافی را روا دارد دین اسلام بنفس خود جذبے و اثرے دارد که خود بخود دلها جاذب او مجذوب می شوند پس صورت ملت واحدۀ اسلام تدریجاً نمودار خواهد شد.

پیشگوئی مسیح موعود علیہ السلام در باب قیام ملت واحدۀ اسلام

چنانچه حضرت اقدس مسیح موعود علیه السلام در تذکرة الشهادتین تحریر فرموده اند اے مردمان گوش هوش را وا کرده بشنوید این پیش خبری آن کسے است که زمین و آسمان را برپا ساخته است او بفضل خود جماعت خویش را در جمیع اقطار بلاد شائع سازد بلکه از روے حجت و برهان بر جمیع ادیان نصرت دهد فرا رسید است آن عهد و خیلے قریب است آن روزگار که در کل عالم همین یک مذهب باشد که بعزة تمام یاد کرده آید حق تعالی این جماعت و این مذهب و این سلسله را برکت فوق العادت کرامت نماید و کسیکه ارادۀ معدوم نمودنش داشت باشد البته نامراد بماند و غلبۀ این سلسله تا قیام قیامت خواهد بود اگر مرا استهزا می نمائند مرا از آن چه نقصان زیرا که هیچ نبی بدنیا مبعوث نگشته باشد که اهل دنیا با او استهزاء [*]

یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ÷ و استهزاے مردم با انبیاء از جانب خدا علامتی است مگر شخصے که روبروے مردم و بین یدی الناس با فوج ملائکه از آسمان فرود آمد با او که استهزاء تواند نمود پس ازین دلیل نیز روشن شد و هر عقلمند صاحب بصیرت نیز تواند فهمید که از آسمان نازل شدن مسیح موعود خیالے است محض خام بخاطر داشته باشید هیچکس از آسمان فرود نه آمده و نخواهد آمد جمیع مخالفین و معاندین این سلسلۀ الٰهیه که در این زمان بقید حیات اند شربت ممات خواهند چشید و احدے از ایشان از آسمان نزول ابن مریم را نخواهد دید و بدین سان اولاد و احفاد شان درگذرند و هیچکس نزول عیسٰے را برای العین مشاهده نخواهد کرد از آن پس انقلاب عظیم در دل ایشان نمودار گردد که زمان غلبۀ نصاری نیز منقضی گردید و دنیا حالت جدید گرفت لاکن ابن مریم از آسمان نزول نکرد پس قاطبۀ عقلائے آن عصر ازین عقیده باطله بیزار گردند و هنوز سه صد سال بر عهد من منقضی نشده باشد که جمیع منتظران نزول ابن مریم خواه از ملت اسلام باشند خواه پیروان کیش نصاری سخت نومید گشته این عقیده را ترک دهند و در کل دنیا یک مذهب و یک امام باشد من بجهت تخم پاشیدن صداقت فرستاده شده ام و حالا بدست خود آن تخم افشانده ام که عنقریب نشو و نما خواهد یافت در دنیا کسے نیست که آنرا از نشو و نما باز دارد. انتهی کلام الشریف.

ما ایمان داریم که این پیشین گوئی با تمام خواهد رسید زیرا که هر پیشگوئی که حضرت اقدس امام الزمان علیه السلام مے فرمایند آن تخرص و تحری نمے باشد بلکه بوحی حق مے باشد چنانچه آنحضرت در جائے در باب نبوت تحریر فرموده اند:-

[*] استهزاء کرده باشند لیکن این امر ضروری بود که مسیح موعود نیز استهزاء کرده شود.

این همه وحی است از رب السماء کافرم گر این نباشد از خدا
وحی حق است این ز نور ذات پاک صادقیم و بر سر کذاب خاک

نزول مسیح موعود در دو زرد چادر

(سوال) در احادیث آمده است که مسیح موعود در بُردین زرد رنگ نزول خواهد فرمود یک بُرد بر اعلے و بُرد دیگر بر اسفل بدن او باشد.

(جواب) مراد از بُردین دو مرض است این اشارت باین که مسیح موعود با مراض مبعوث گردد زیرا که در علم تعبیر الرویا مراد از جامۀ زرد بیماری و مرض هست چنانچه دو مرض لاحق حال حضرت مسیح موعود است یکے کثرت بول و دیگر دوران سر که بواسطه هر دو بیماری اندام حضرت اقدس مسیح موعود خیلے اصفر شده است.

در احادیث صحیحه نبویه آمده است که بعد از بعثت عمر مسیح موعود چهل سال یعنی از ابتدائے ولادت تا انتهائے ایام زندگی او هشتاد سال باشد درین وقت عمر حضرت اقدس مسیح موعود قریباً شصت و شش سال هست که از عرصه بعید حضرت اقدس بوحی الهی در باب عمر خود همچنان مشتهر فرموده اند که خداوند تعالے مرا خبر کرده است نُعَمِّرُکَ ثَمَانِیْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِکَ یعنی زنده خواهم داشت ترا هشتاد سال یا قریب آن علاوه از هزارها آیات و خوارق که بر دست حضرت اقدس مسیح موعود ظاهر شده اند تجربۀ این الهام زنده نبوت نبوت حضرت محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم و صداقت مسیح موعود است زیرا که آنحضرت صلعم فرموده اند که عمر مسیح موعود بعد از بعثت چهل سال باشد و مسیح موعود هم همچنان از عرصۀ سی سال مشتهر فرموده اند محک تجربه بر صداقت این الهام گواهی می دهد که این کلام ایزدی است اگر این کلام ایزدی و پیشگوئی محمد رسول الله صلعم نبودے مدعی این الهام قبل از وقت فوت گردیدے زندگی هر متنفس بقبضۀ قدرت ایزدی است حضرت مسیح موعود را امراض دوران سر و کثرت بول مدام می باشد و احیاناً در دگرده هم پیدا مے شوند اطبائے حاذق مے گویند که مریض این امراض زود فوت مے گردد مگر قدرت و پیشگوئی ایزدی بهمین حال از عرصۀ بعید با تمام رسیده است گوئی که بسبب مرض حضرت مسیح موعود بکناره گور رسیده اند و چون از عیسائیان و آریه وغیره اعتراضے بر اسلام وارد شود این چنین هوشیار مے شوند که گاهے مریض نبوده اند در نصرت دین هیچ پهلوانے این چنین هوشیار و دلاور و باهمت بعد از محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم چشم زمانه ندیده باشد.

جهان آفرین تا جهان آفرید ✦ چو احمد مسیحے نیامد پدید

مولف موازنة الحقائق بصفحه ۶ می گوید نبوة از هرگونه ختم است هر که دعوی نبوة و رسالت از هرگونه پیش کند خلاف قرآن و سنت است.

و همچنان پیر مهر علی شاه صاحب گولڑوی وغیره در سیف چشتیائی از صفحه ۶ تا ۲۲ و مسلمان پٹیالوی صاحب در تائید الاسلام حصه دوم بصفحه ۱۳۰ شبهات در باب ختم نبوت و اعتراضات ناشائسته تحریر نموده اند.

بجواب شان ما می گوئیم بوجیکه در باب ختم نبوت خداوند تعالے در قرآن کریم بآیت وَمَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ارشاد فرموده است بران ایمان ماست و نخواهد از ان الحاد بلکه افراط و تفریط دران کفر است مگر افسوس که مخالفین ما از این آیت معنے ختم نبوت در از ختم نبوت را نفهمیده اند و بباعث عدم امعان و غفلت - در لفظ پرستی او فتاده ند و از سوء الفهم براه افراط و تفریط افتند -

مولوی ثناء اللہ صاحب تیجہ مین

الحکم کی کسی گزشتہ اشاعت مین لکھا گیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے موضع تیجہ مین یہ دعویٰ کیا تھا کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا کلمہ پڑھواتے ہین اسپر انسے مطالبہ ہوا اور پانچسو روپیہ انعام دینے کا وعدہ دیا گیا وغیرہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث مین خود تو کچھ نہین لکھا البتہ حکیم محمد دین صاحب سے ایک مضمون اسکی تردید مین لکھوا دیا کہ وہ واقعہ ہوا ہی نہین وغیرہ اسپر مین تو خاموش ہوگیا - لیکن میان عبد العزیز صاحب نے مقام تیجہ سے مجھے ایک مضمون حکیم محمد دین صاحب کی تردید مین بھیجا ہے جسکو مین ذیل مین درج کئے دیتا ہون - مولوی ثناء اللہ صاحب اسپر غور کرین - حق کو چھپانے سے انسان کا منشا نہین ہوسکتا وہ خدا سے ڈرین اور اپنا محاسبہ خود کرین - ایڈیٹر

مکرم من منشی یعقوب علی صاحب زاد عنایتہ - بعد سلام سنت الاسلام روشن رائے انور ہو - مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے پرچہ اہلحدیث بابت ۱۸ اگست ۱۹۰۵ء مین میان محمد دین سے درج کرایا ہے - کہ موضع تیجہ مین آپنے یہ نہین کہا - کہ مرزائی لوگ لا الہ الا اللہ مرزا رسول اللہ پڑھتے ہین - اور یہ کہ اس کے حوالہ کا مطالبہ وغیرہ نہین ہوا - مکرم من یہ اسکا سیاہ جھوٹ ہے - اس بات کا ایک علاقہ گواہ ہے - کہ اس نے اپنے وعظ مین بالضرور ایسا کہا ہے - مین نے اول عین مسجد مین انکے دو رفیق اعظم خلیفہ بدر الدین و حبیب بیوپاری پشمینہ کو کہا - کہ مین وعظ سننے سے معذور ہون - کیونکہ مولوی صاحب نے خطبہ مین بڑا جھوٹ بولا ہے - کہ مرزائی لوگ آپکا کلمہ پڑھتے ہین تاہم بردگان نے مجھے مجبورًا بٹھایا - اور کہا - کہ ہم مولویصاحب کو اس سے منع کر دیتے ہین - اور ایک خط لکھکر منبر پر آپکے ہاتھ مین دیا - کہ آپ مرزا صاحب کا تعارض نہ کرین کیونکہ لوگ آپ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین - مگر آپنے اس خط کو دیکھ کر رکھ لیا - اور آنحضرت کی شکایت مین روانہ ہوئے اس واسطے مین بیزار ہوکر اٹھ کھڑا ہوا - اور میری بعد اکثر لوگ اسی واسطے اٹھ گئے - کہ یہہ مرزا صاحب کی شکایت کرتا ہے - وعظ نہین کرتا - اور آپ کمال خفت سے منبر پر سے اُترے - اور محمد دین کو اوپر چڑھا دیا جسکے بیٹھتے ہی تمام لوگ رفو چکر ہوئے - جس سے بڑی بے رعبی اور سخت ندامت آپ کو دامنگیر ہوئی - یہانتک کہ ازان بعد ایک آدھ ہی نماز مسجد مین پڑھی ہوگی - باقی نمازین دیوان خانہ پر یا راجباہ پر ادا کرتے رہے - اور دوسرے روز بوقت ظہر وعظ کرنے بیٹھے - تو گاؤن کے لوگ بھی حاضر نہ ہوئے - اور حاضرین مین دس گیارہ رہ گئے - انہین کے طرفدارون کی زبانی معلوم ہوا - کہ وعظ کا کچھ مزا نہین آیا - آخر تو دس منٹ بات چیت کرکے حسرت پر حسرت لیکر مسجد سے رخصت ہوئے -

دوئم - خلیفہ بدر دین کے مکان پر جو مولوی صاحب نے وعظ کا جبر نقصان کرنے کے لئے مجکو بلایا - تو مینے بالمشافہ آپ پر وہی اعتراض کیا کہ آپ مرزا صاحب کی تحریر سے وہ کلمہ نکال دین تب آپنے کہا - کہ وہ اپنے آپ کو رسول کہتے ہین یعنی کہا - کہ رسول کہلانے سے کلمہ پڑھانا لازم نہین آتا - دیکھو مسیح علیہ السلام کے حواریون کو خداوند تعالیٰ نے سورت یٰسین مین مرسل کہا ہے - مگر اونہون نے اپنا کلمہ نہین پڑھایا - بلکہ مسیح علیہ السلام کی رسالت کی دعوت کرتے رہے ہین - یہہ منکر بخیکے رہ گئے اور اب تو آپ پانچ پیسہ مانگتے ہین - ورنہ مین تمہارا اسوقت آپکے کل اخراجات نان نفقہ وغیرہ کا ذمہ وار ہوتا تھا - اور کہتا تھا - کہ ایسے امور کی تحقیق کے واسطے مولوی نور احمد صاحب کو بلاؤ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا - کہ ہمین کچھ ضرورت بلانے کی نہین - آخر حیا داری کی راہ سے خلیفہ بدر دین کے ہاتھ سے ایک خط لکھوایا - اور جسکا جواب موضع لودی ننگل کی طرف سے آیا - جسکو آپ نے دبا لیا - مگر مینے اصرار کرکے وہ خط نکلوایا - تب آپ بڑے نادم ہوئے - اور چنانچہ آجتک اسکا جواب مولوی ثناء اللہ وغیرہ نے نہین دیا -

طرہ یہ کہ اب اس قول کو کھینچ تانکر انکار کرنا چاہتے ہین - کہ قادیانی کہتا ہے - کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی طرح مرزا رسول اللہ بھی جانو - بجواب اس کے ظاہر ہو - کہ اول تو یہ کلام ہی مہمل ہے - کیونکہ لا الہ الا اللہ کلمہ ہے نہ رسول جسکی طرح مرزا رسول اللہ بھی جانین - دوئم جو اس کے معنے مین کہا - یعنے جسطرح تم حضرت محمد علیہ السلام کی رسالت کا یقین رکھتے ہو - میری (مرزا کی) رسالت کا یقین بھی رکھو - یہ بھی غلط ہے - کیونکہ آنحضرت کی تحریر و تقریر سے کہین ثابت نہین کہ میری رسالت کا ایسا یقین رکھو - جیساکہ حضرت محمد علیہ السلام کی رسالت کا یقین رکھتے ہو - چہ جائے کہ آپ مجدد دین رسول اللہ ہین - آنحضرت کو متبوع اور اپنے آپ کو متبع و خادم رسول یقین کرتے ہین اور اگر آنحضرت صلعم کی برابری کا دعوئے مضمون رسالت مین مولوی ثناء اللہ وغیرہ رسالہ دافع البلا یا معیار الاخیار وغیرہ سے نکال دین - تو مین اب بھی آپکو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دینے پر آمادہ ہون - پانچ پیسے کیا ہوتے ہین یہ تو ان لوگون کا کام ہے جو بازارون مین مانگتے پھرتے ہین - باقی رہا دعوئے رسالت سو اکابران امت جیسے شیخ اکبر وغیرہ فرماتے ہین کہ **رسالت مطلقہ** سے کچھ حصہ باقی ہے جو اولیاء امت کو دیا جاتا ہے - اور حدیث مین ہے - کہ رویا صالحہ کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ باقی ہے - چنانچہ اس روز بھی مینے اس مطلب کو چھیڑنا چاہا تھا - مگر مولویصاحب نے کہا - کہ شیخ اکبر ولی اللہ نہین - اور اسواسطے بات اور طرف اولٹ گئی - اور آپ تو آپ پانچسو کو روتے ہین - مگر شرط کی نوبت تو ہزارون تک پہونچگئی تھی - کیونکہ مولوی نور احمد صاحب نے لکھا تھا - کہ آپ نے اعجاز احمدی کا جواب نہین دیا - جسکا دس ہزار روپیہ انعام ہے - اور نیز اشتہار مجریہ ۸ فروری ۱۹۰۵ء کا جواب نہین دیا - جسمین فی آیت و حدیث مبلغ عــہ روپیہ انعام ہے - فرمائیے - کہ ہماری طرف سے اب بھی کوئی کسر باقی رہ گئی ہے - تو نکال دین -

لطف یہہ کہ آپ کو اسوقت انعام خاک سوجھتا تھا - جناب کو تو ہمہ متعلقین بدھضمی نے گھیر رکھا تھا - چرب نوالون کے لالچ اور طمع خام نے آپ کے بند ڈھیلے کردئے تھے - اور دست بدست جارہے تھے - اور اسی واسطے آپ براہ بٹالہ امرتسر کو جلد واپس ہوئے - ورنہ ابھی تو آپ کی گت نیچ گڑھ مین بھی بننی تھی - جہان آپ کی تفسیر موجب تکفیر کا کھنڈن کیا جاتا تھا -

والحمد للہ اولاً و آخرًا ظاہرًا و باطناً -

مورخہ ۷ - ماہ ستمبر ۱۹۰۵ء

الملتمس

خاکسار عبد العزیز عفی عنہ از مقام تیجہ کلان ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ

اطلاع

ازطرف اسلامک ڈبیٹنگ کلب امرتسر

بخدمت جمیع مخالفین اسلام خصوصًا آریہ صاحبان

چونکہ اس کلب کا پہلا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۳ - ۲۴ - ستمبر ۱۹۰۵ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہونے والا ہے - جسمین بڑے بڑے اکابر علماء اسلام (کثرھم اللہ تعالیٰ -) تشریف لائینگے - اور زبردست و روشن دلائل سے اسلام کی سچائی پبلک پر ظاہر کرینگے - لہذا وہ لوگ جو اسلام پر معترض ہوتے ہین انکو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ۱۵ - ستمبر سن رواں تک بذریعہ خط اسسٹنٹ سکرٹری کلب ہذا کو مطلع فرمادین کہ وہ اسلام کے کس مسلمہ اصول یا مسئلہ پر بحث کرنا چاہتے ہین - تاکہ ان کو وقت مقرر کرکے اطلاع دی جاوے - اور غیر مذاہب کے مسلمہ اصولون مین سے جن پر کلب ہذا بحث کرے گی وہ مضامین سکرٹری سے دریافت ہوسکتے ہین +

المطلع

فیروز الدین احمد اسسٹنٹ سکرٹری اسلامک ڈبیٹنگ کلب امرتسر ڈیوڑھی کٹھیکان متصل مکان ڈاکٹر جہنڈے خان

درخواست نکاح

قاضی شاہ دین صاحب نمبردار و جاگیردار ساکن قاضی پور ضلع ہوشیارپور قریشی النسب ہین سا احمدی سلسلہ مین شادی کرنے کے خواہشمند ہین - آمد معقول ہے - عمر تیس و چوبیس سال کے درمیان ہے - پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے - اس بیوی سے اولاد بھی ہے - اپنے رشتہ دارون مین شادی کرنی نہین چاہتے ہین -

ایک شریف لڑکی کی مراسلت

پہلا موقع ہے کہ الحکم مین ایک شریف لڑکی کی مراسلت چھاپی جاتی ہے - مین امید کرتا ہون کہ یہہ مضمون نہایت توجہ سے پڑھا جاوے گا - ایڈیٹر

مجوزہ زنانہ نارمل سکول علیگڈھ

نواب محسن الملک آجکل بمبئی مین زنانہ نورمل سکول علیگڈھ کے لئے چندہ جمع کرنیکو گئے ہوئے ہین آپنے اوسپر ۱۵ - اگست کو ایک لکچر بھی بمبئی مین دیا ہے - مین حیران ہون کہ نواب صاحب کے کالج نے مردون کی ابھی تک کونسی اصلاح کی ہے ؟ جو نواب صاحب میری پردہ نشین بہنون کو ترقی کی دھن مین یا لالچ مین لاکر بے پردہ کرکے دیکھنا چاہتے ہین -

بہلا وہ کونسے غیور والدین ہونگے جو علیگڈھ مین اپنی عزیز عفت مآب لڑکیون کو بھیجنا پسند کرینگے ؟ مینے سکول مذکور کے برخلاف ایک مضمون وکیل مین بھیجا ہے جو وکیل مطبوعہ ہر ستمبر کالم ۳ مین شائع ہوا ہے - تعجب کہ یہہ لوگ تعلیم قرآن کریم سے کیون فائدہ نہین اٹھاتے حال مین میرے حقیقی بھائی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مولانا مولوی نور دین صاحب کے درس

قرآن کریم ۳۰ستمبر سے کچھہ تہوڑا سا اقتباس کرکے میرے مطالعہ کے لئے بہیجا ہے جسے مین مشتاقان بے پردگی کے ملاحظہ کے لئے ذیل مین لکھتی ہون۔

وَلَا لِنِسَآءِ هِنَّ (ترجمہ) "عام طور پر عورتون کو گہرون مین نہین آنے دینا چاہیئے" قبلہ مولانا صاحب موصوف نے اس آیتہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب مینے والدہ عبدالحی سے شادی کی تو اسوقت بہت سی عورتین آئین۔ انمین میرے ایک دوست کی بیوی بہی تہی۔ جس نے گہر مین جاکر والدہ عبدالحی سے یون کہنا شروع کیا کہ تمہارے اوپر تو بڑا ظلم ہؤا ہے جو تم ایک بوڑہے سے بیاہی گئی ہو وغیرہ وغیرہ والدہ عبدالحی نے اسی وقت مجھے بلوا بہیجا میرا آنا تہا کہ وہ عورت تو رفوچکر ہوگئی بعدہ مجھے اسکی ساری باتین سنائی گئین۔ سبحان اللہ وبحمدہ قرآن کریم کی کیسی اچھی تعلیم ہے جو غیر جنس مستورات کے خلا ملا سے بہی مستورات کو روکتا ہے چہ جائیکہ علیگڈہ کالج مین غیر مردون سے تعلیم پانے کی تحریک! قبلہ نواب صاحب! کیا آپ اپنی ملکی اور قومی بہنون کو مصر کی مسلمان آزاد عورتین بناکر دیکہنا چاہتے ہین؟ بقول شخصے ع

ابہی فتنہ ہے کوئی دن کو قیامت ہوگا

از شاہپور کنڈی ضلع گورداسپور کمترین منشی غلام محمد پہلوری ۶ ستمبر ۱۹۰۵ء

پتہ مطلوب ہے

سید مقبول شاہ صاحب احمدی ساکن موضع سہنہ ڈاکخانہ کہاریان ضلع گجرات اطلاع دیتے ہین کہ انکا ایک لڑکا قمر علی شاہ نام عمر ۱۳ سال بے ریش سفید رنگ جو گجرات پڑہتا تہا کہین چلا گیا ہے اسکا پتہ نہین اگر کسی صاحب کو ملے تو اسے اپنے پاس ٹہیراکر سید صاحب مذکور کو اطلاع دے۔

اور ایسا ہی انکا ایک بہتیجا جسکا نام اصغر علی شاہ ہے وہ مڈل سکول کہاریان سے بہاگا ہے اسکی عمر ۱۴ سال درمیانہ قد ہے اسکا پتہ ملے تو اس سے بہی اطلاع دے۔

ریمارک

سائنس وتعلیم:۔ یہہ ماہواری رسالہ سائیٹفک و ٹیکنیکل ورکشاپ لاہور کیطرف سے شایع ہونا شروع ہؤا ہے اسکے ایڈیٹر بہاری لال بہاٹیہ بی۔ایس سی ہین۔ اسکے ساتہہ چار صفحہ کا انگریزی ضمیمہ بہی ہوتا ہے قیمت برائے نام ایک روپیہ سالانہ ہے۔ رسالہ مفید اور دلچسپ ہے اور ملک مین ایسے رسالون کی ضرورت تسلیم کرلی گئی ہے۔ اسلئے امید کیجاتی ہے کہ تعلیم یافتہ جماعتین ایسے رسالون کی قدردانی کرین گی۔

المصباح:۔ یہہ جدید رسالہ جے پور سے شایع ہونا شروع ہوا ہے۔ میرے پاس اسکا پہلا نمبر آچکا ہے۔ اس رسالہ کے مقاصد روحانیت۔ صنعت وحرفت۔ حفظ صحت۔ زندہ جاوید۔ ورزش جسمانی قرار دئے گئے ہین۔ اور ہر ایک مضمون کے لئے صفحون کے جداگانہ نمبر دے گئے ہین تاکہ آخر مین ایک جدا کتاب طیار ہوسکے۔ رسالہ کی چہپوائی۔ کتابت اور کاغذ ہر نوع اچہا ہے۔ میری رائے مین یہ رسالہ مفید ہے۔ قیمت سالانہ چار روپیہ البتہ کسی قدر زیادہ ہے۔ نمونہ کا پرچہ ۵ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوتا ہے درخواستین مینیجر رسالہ المصباح جے پور کے نام ہون۔

ایسٹ اینڈ ایسٹ خالق باری

خالق باری ایک مشہور کتاب ہے اسکی طرز پر پہلے مرادآباد سے ایک انگریزی خالق باری شایع ہوئی تہی۔ ابہی مرادآباد سے ایک مشہور شخص کے قلم سے یہ رسالہ نکلا ہے اس کے مصنف مولوی احمدالدین خانصاحب مرحوم ترجمان دفتر صاحب کمانڈر انچیف افواج ہند ہین۔ اور اب منشی محمد فضل حسین صاحب بسمل نے اپنے مطبع مین کسی قدر ترمیم وتصحیح کے بعد چہاپا ہے۔ اس خالق باری مین انگریزی زبان کے الفاظ اور ان کے ہندی فارسی یا عربی معانی کو نظم مین بیان کیا ہے۔ انگریزی زبان کے نوآموزون کے لئے ایک مفید کتاب ہے بچے اسے خوشی اور آسانی سے یاد کرسکتے ہین۔ جدا جدا عنوان کے نیچے تقسیم مضامین اور بہی قابل تعریف ہے۔ ۴۲ صفحہ کی اچہی چہپی ہوئی کتاب ہے۔ قیمت فی جلد ۲ ہے۔ منشی فضل حسین صاحب بسمل مرادآباد سے ملے گی۔

النظر۔ یہہ ایک فارسی رسالہ ہے جو مرزا نذر علی صاحب احمدی سابق شیعہ نے حال مین کارخانہ الحکم کے انوار احمدیہ پریس مین چہپواکر شایع کیا ہے۔ یہہ رسالہ فارسی زبان مین لکہا ہے اور سید علی حائری مشہور لاہوری شیعہ عالم کی کتاب غایت المقصود حصہ دوم پر لطیف ریویو کیا ہے۔ اس رسالہ کی قیمت ۱/ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ اور سید عبدالحی عرب صاحب سے مل سکتا ہے۔

لغات القرآن سید عبدالحی عرب آجکل ایک عمدہ قابل قدر اور مفید تالیف مین لگے ہوئے ہین وہ قرآن شریف کی ایک لغت لکہہ رہے ہین جو کئی مستند کتب لغت سے انہون نے انتخاب کی ہے مجھے انہون نے مسودہ کا کچھہ حصہ دکہایا ہے مین سمجہتا ہون وہ انشاءاللہ مفید ثابت ہوگا۔ اور قرآن مجید سے محبت رکہنے والون کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہوگی۔ عرب صاحب اس کتاب کو عمدہ چہپوانا چاہتے ہین اور یہ بہی انکا خیال ہے کہ قیمت بہی ۸ سے زیادہ نہو۔ اسلئے جو صاحب اس کتاب کو لینا چاہئین وہ عرب صاحب کو اطلاع دین۔ اور اگر پیشگی قیمت بہیجکر انہین مدد دین تو کتاب کے چہپنے مین اور بہی سہولت ہوسکتی ہے۔ عرب صاحب قادیان مین رہتے ہین۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلےٰ حضرت حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے مع **اہل بیت** اچھے ہین۔ آجکل حضور کی توجہ زیادہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت کی طرف ہے۔ دعامین مصروف ہین اور خداتعالےٰ کے فضل وکرم کے امیدوار فرماتے تہے مولوی صاحب کی صحت **احیاء موتی** ہے۔ آپ کے بالکل شفا پانے پر ہماری جماعت کا خداتعالےٰ پر ایمان اور امید بہت بڑہ جائیگی۔ مجھے ان دعاؤن مین کئی مقاصد مدنظر ہین۔

۲۔ مولویصاحب کی صحت خدا کے فضل سے اب یوماً فیوماً اچہی ہے زخم مندمل ہورہا ہے اور آئندہ بڑہنے کا خطرہ الحمدللہ اسوقت تک تو نہین رہا۔ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب کو شفاء عاجل عطا فرماوے۔ بیمار پرسی کے خطوط آرہے ہین۔ خداتعالےٰ ان احباب کو جزائے خیر دے آمین۔

۳۔ حکیم الامت کی صحت الحمدللہ اچھی ہے۔ فاضل امروہی میرٹھہ مین ہین۔

۴۔ موسمی لحاظ سے یہہ ہفتہ بہت ہی مبارک گذرا ہے بارش خاطرخواہ ہورہی ہے نرخ غلہ جو یکدم گرگیا تہا اب چڑہ رہا ہے۔ گران فروشی کی آرزوئین کرنے والے حیران ہورہے ہین۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ۹۔ ستمبر کو فرمایا کہ مجھے بہت ہی فکر تہا کہ بعض الہامات انمین متوحش ہین۔ آج صبح بہت سوچنے کے بعد میرے دلمین یہ بات ڈالی گئی ہے کہ بعض وقت ترتیب کے لحاظ سے الہامات پہلے یا پیچھے ہوجاتے ہین چنانچہ ان الہامات کی ترتیب اللہ تعالےٰ نے میرے دلمین یہ ڈالی کہ ایسے الہامات جیسے اِذَا جَآءَ افواجٌ وسمٌ من السماء اور کفن مین لپیٹا گیا اور ان المنایا لا تطیش سہامہا یہ اسبات کو ظاہر کرتے ہین کہ قضا وقدر تو ایسی ہی تہی مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل ورحم سے رد بلا کردیا۔

۱۰ ستمبر نماز صبح کے وقت رویا۔ ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے اس کے آگے ایک بڑا چبوترا ہے جسکی کرسی بہت بلند ہے اوپر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پہ بیٹھے ہین اس جگہ مین ہون اور پانچ چار اور دوست ہین جو ہر وقت اسی فکر مین رہتے ہین مینے کہا مولوی صاحب مین آپ کو آپ کی صحت کی مبارکباد دیتا ہون اور یہہ مین اونچا اور میرے ساتہہ کے دوست بہی رو پڑے اور مولوی صاحب بہی رو پڑے پہر مینے کہا دعا کرو۔ اور دعا مین تین دفعہ سورہ فاتحہ پڑہی فرمایا اس خواب کے تمام اجزا مولویصاحب کی صحت کی بشارت دیتے ہین سورہ فاتحہ کے پڑہنے کی تعبیر بھی یہی ہے کہ انسان کوئی ایسا امر دیکھے جو اسکو خوش کرنیوالا ہو اور فرمایا جو الحمد خواب مین پڑہتا ہے اسکی دعا قبول ہوتی ہے*

١٢ ستمبر "دو شہتیر ٹوٹ جائین گے" اسکے بعد زور سے الہام ہؤا۔ انی مہین من اراد اہانتک۔

× اسی دن مولویصاحب کی پشت پر پہلے کاربنکل کے قریب ایک دوسرا کاربنکل ہوگیا جسکو چیرا گیا اور حالت پہلے سے بہی نازک

ایک تازہ الہام

(جو ۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء کو بعد نماز ظہر ہؤا)

عفت الدیار کذکری

فرمایا کذکری سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے پیشگوئی ہوچکی ہے۔

(زلزلہ کی خبر)

اٹلی مین سخت زلزلہ آیا۔ تفصیل پہر۔

*نوٹ۔ [illegible]